للہ الحمد والمنۃ کہ

کہ اِن ایّام فرخ التیام مین گنجینۂ اندرز و پند خزینۂ نصائح سود مند
مقبول صغار وکبار یعنی ترجمۂ پند نامہ حضرت شیخ فریدالدین عطار المسمی

چشمۂ فیض

مترجمہ اسوۂ سخنوران عذب البیان مولوی عبدالغفور خان
بہادر نسّاخ باہتمام کامل منشی بھگوندیال صاحب عاقل ایجنٹ

مطبع نامی منشی نول کشور واقع کانپور بہ طبع رمز مطبوع ہوا

فہرست کتب

اطلاع ۔ اس مطبع مین ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلۂ وار فروخت کیلیے موجود ہی جسکی فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے ملسکتی ہی جسکے معاینہ و ملاخطہ سی شایقان اصلی حالات کتب کے معلوم کر سکتے ہین قیمت بھی ارزان ہی اس کتاب کے ٹیٹل پیج کے جو تین صفحہ سادے ہین امین بعض کتب اخلاق و تصوف اردو فارسی کی درج ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہے اوس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدردانون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو۔

کتب اخلاق و تصوف اردو

جامع الاخلاق ۔ ترجمہ اردو اخلاق جلالی مترجمہ مولوی امانت اللہ صاحب۔

نکات احسانی ۔ دو جلد مین ایک جلد مین نکات اردو کا بیان دوسری مین نکات فارسی کا مصنفہ مولوی حکیم احسان علی وکیل۔

ذخیرۂ سعادت ۔ یہ بہاسنی بلاس اپنٹک کی دو فصل اول و آخر کا ترجمہ ہی تہذیب و اخلاق مین مترجمۂ لالہ لال جی کا کوری

نور العین ۔ ترجمۂ مجمع البحرین کہ مصنفۂ شاہزادہ دارا شکوہ تصوف مین ہی۔

دستور المعاش ۔ طریقہ آموزی معاش مولفۂ و مترجمۂ جان مارکوئس لیڈی صاحب

دائر علم حصہ اول انگریزی سی چند معلومات مرتبہ مولوی محمد کریم بخش میر منشی۔

مفید الصبیان نثر مجموعہ سبق ہای شعر معلومات علم تواریخ جغرافیہ وغیرہ ہر قسم

معید رائے درگاپرشاد صاحب۔

گلشن غیرت ۔ حکایات بحسب و مرغوب مصنفہ غلام حیدر خان اکسٹرا اسسٹنٹ

کیمیائی حکمت حصہ اول شرائف علم و آداب و راست گوئی کے فوائد حکمیہ و حکایات مصنفہ مولوی واحد الدین احمد مدرس۔

بحر الحقیقۃ ۔ اندرز و نصائح واسطی اصلاح نفس کے مصنفہ احسن تخلص۔

باغ ارم ۔ خلاصہ شش دفتر مثنوی مولوی روم مصنفہ مولوی شاہ مستعان۔

کتب اخلاق و تصوف فارسی

لوائح جامی ۔ نکات سودمند تصوف کا بیان مولانا عبد الرحمن جامی۔

می باید دید ۔ گو رسالہ مختصر ہی پر فوائد مین بہت بہتر ہی مصنفہ محمد حسین۔

یادداشت فارسی مصنفۂ رازی جسکی زبان فارسی نہایت شستہ ہے۔

بہ فضل خدای سخن آفرین خالق آسمان و زمین

مثنوی میر حسن

۱۹۱۳

بمطبع منشی نولکشور واقع کانپور زیور طبع

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد بیحد کے ہے قابل وہ خدا
جسنے مشتِ خاک کو ایمان دیا

بند آدم مین کیا ہے روح کو
دی ہے طوفان سے رہائی نوحؑ کو

دی اجازت صرصر سے جو باد کو
کر دیا برباد قوم عاد کو

لطف سے اپنے خلیل اللہؑ پر
کر دیا آتش کو گلشن سربسر

حکم سے اُسکے ہوئی وقتِ سحر
قوم لوط اک بارگی زیر و زبر

مارا دشمن نے جو تیر اُسکی طرف
ایک پشہ نے کیا اُسکو تلف

غرقِ دریا لشکر کافر کیا
سنگ سے اک ناقہ کو ظاہر کیا

مہر وہ ہے قادر [illegible] مین
موم آہن ہو کفِ داودؑ مین

کی سلیمانؑ کو عنایت سروری
ہو گئے زیر نگین دیو و پری

بھر دیا کیڑوں سے صابر کا بدن
لقمۂ ماہی کیا یونسؑ کا تن

ایک کا آری سے چیرا اُسنے سر
دوسرے کے سر پہ رکھا تاج زر

چاہے جو کچھ دم مین وہ سلطان کرے
شہر کو اک آن مین ویران کرے

ہے مسلم اُسکو سلطانی سدا
اس مین کسکو زہرۂ چون و چرا

گنج و نعمت ایک کو دیتا ہے وہ — رنج و زحمت ایک کو دیتا ہے وہ
ایک کو وہ گوہر و مرجان دے — حسرتِ نان دوسرے کی جان لے
ایک ہے نازان و خندان تخت پر — دوسرا فاقہ سے گریان نکبت پر
ایک نے پہنے ہین سنجاب و سمور — دوسرے نے رہنے کو پایا تنور
ایک کی جا بستر کمخواب پر — اینٹ پتھر ایک کے ہے زیر سر
ایک سلگے ہین گرمی برہم جہان — کسکی طاقت ہے کہ دم مارے وہان
دیوے بوتیمار کو ماہی سدا — اپنے بندون کو وہ دے شاہی سدا
بے پدر فرزند وہ پیدا کرے — طفل کو وہ مہد مین گویا کرے
مردہ صد سالہ اس سے جان پائے — دیکھکر عقل حکیمان سر جھکائے
خاک سے پیدا سلاطین وہ کرے — نجم کو رجم شیاطین وہ کرے
ہو زمینِ خشک سے پیدا گیاہ — آسمان کو بے ستون رکھے نگاہ
کون اسکے ملک مین انباز ہے — بات جو اسکی ہے بے آواز ہے

نعت حضرت سید المرسلین صلعم

اب رقم کرتا ہون نعتِ مصطفیٰ — جس سے عالم کو ہوئی حاصل صفا
سیدِ کونین ختم المرسلین — دور آخر مین کہ ہے فخر الاولین
کی ہے طے معراج مین راہِ سما — کیون نہون محتاج اسکے انبیا
ہے وہ بیشک رحمۃ للعالمین — اسکی مسجد ہے یہ سب روی زمین
رحمتِ خلاق خورشید و قمر — ہووی نازل اسکی آل و اصحاب پر
جسکی انگلی سے ہوا شق القمر — یار تھے اسکے ابوبکر و عمر
ایک تو اسکا رفیق غار تھا — دوسرا لشکر کش ابرار تھا
تھے مصاحب اسکے عثمان و علی — جو کہ [illegible] مشہور عالم مین ولی
ایک جو کانِ حیا و حلم تھا — دوسرا تو بابِ شہرِ علم تھا

وہ رسولِ حق کہ خیر الناس تھا
حمزہؓ و عباسؓ تھے اسکے چچا
بھیجتا ہوں سو درود اور سو سلام
آلؓ و اصحابؓ نبی پر صبح و شام

فضیلت ائمۂ دین مجتہدین

مجتہد تھے جو امامانِ زمان
اُنپہ ہووے رحمتِ ربِّ جہان
بو حنیفہ تھے امام باصفا
شمع بزم استانِ مصطفےٰ
فضلِ حق ہو جان پر اسکی مدام
شاد ہو ارواح شاگرد امام
ایک ابو یوسفؓ کہ جو قاضی ہوا
اور محمد جس سے حق راضی ہوا
شافعیؓ ادریسؓ مالکؓ اور زفر
زیب دین احمدی ہیں سر بسر
احمد حنبل کہ تھا مرد خرد
اُسنے سبقت لی ہے سب پر برملا
خلد میں ارواح انکی شاد ہو
شہر دین اُنکے سبب آباد ہو

مناجات بدرگاہ مجیب الدعوات

عفو کر میرے جرائم یا خدا
تو غفور اور میں ہوں مجرم یا خدا
نیکی تو کرتا ہے اور میں کار بد
میرے جرموں کی نہیں اللہ حد
کی بسر جو معصیت میں زندگی
آخرش حاصل ہوئی شرمندگی
مبتلائے فسق و عصیان میں رہا
ہمقرینِ نفس و شیطان میں رہا
مبتلائے معصیت ہوں صبح و شام
تیرے امر و نہی سے غافل مدام
اک ساعت بگنہ گذری نہیں
اور حضورِ دل سے طاعت کی نہیں
بھاگ کر وہ بندہ آیا روبرو
جرم سے اپنی اٹھا کر آبرو
عفو کی کرتا ہے مجھ سے آرزو
کیونکہ تیرا قول ہے لاتقنطو
ہووے کیونکر تجھ سے انسان نا امید
تیری رحمت سے ہو شیطان نا امید
نفس و شیطان نے کیا گمرہ مجھے
لیک ہے امید تیرے لطف سے

یا خدا مجھکو گنہ سے پاک کر — بعد ازان مدفون زیر خاک کر
جان میرے جسم سے جب ہو جدا — ہو نہ قید قلب سے ایمان رہا

بیان مخالفت نفس امّارہ

ہی وہی عاقل کہ جو شاکر رہے — اور اپنے نفس پر قادر رہے
اپنے غصہ کو یہان جو کھائیگا — وہ جگہ جنت مین بیشک پائیگا
ہے وہی ابلہ ترین مردمان — جسکے نفس و ہوا ہووی روان
اور رہووے یہ خیال اسکو سدا — جرم اسکے عفو کر دیگا خدا
گرچہ درویشی ہے مشکل ای پسر — ایک درویشی ہے سب سے خوبتر
گر نہ اپنے نفس سرکش کو جو رام — ہو خردمند و نہین بیشک نیکنام
تا نہووے نفس کا غم پرور — صبر کر تو اور قناعت پیشہ کر
چاہیے نفس شقی کو گوشمال — تا کہین آوے نہ تیری سر وبال
خیر و خوبی کا اگر خواہان ہو تو — خلق سے لازم ہے رو گردان ہو تو
خواب مین ہے خلق ساری سر بسر — موت سے بیدار ہوتی ہے مگر

قطعہ

رنج پہونچاوے جو تجھکو ای پسر — ٹال دے تو عذر اسکے سر بسر
تا کہ اچھی ہووے تیری آخرت — تا کہ حاصل ہووی تجھکو مغفرت
حق بجانے دوست خلق آزار کو — دور اس خصلت سے ہر دیندار ہو
رنج جسنے غیر کے دل کو دیا — زخم اسنے جسم پر اپنے کیا
جو کوئی قصد دل آزاری کرے — عاقبت مین نالہ و زاری کرے
تو نہ کبھی قصد دل آزاری کر — تا جدا ہووے نہ بیزاری پسر
دل کسیکا تو نہ توڑ ای بیخبر — زخم ہو جائیگا ورنہ جان پر
غیر نیکی کے نہ لے مردم کا نام — تو اگر چاہے کہ ہووی تیرا نام

گر نہ ہونیکی بدی سے کر حذر
ظلم بیجد کر نہ اپنی جان پر

بند غیبت سے زبان کو کر سدا
تا نہووین بند تیرے دست و پا

بند غیبت سے نہ ہو جسکی زبان
وہ رہا ہووے عقوبت سے کہان

بیان فوائد خاموشی

ای برادر تو اگر ہے حق طلب
کھول غیر از حکم یزدان تو نہ لب

تجکو گر ہو علم حی لایموت
تو دہن پر اپنے رکھ مہر سکوت

سن نصیحت میری تو ای نیکذات
ہو تو ساکت ہی اگر شوق نجات

جسکو ہر دم عادتِ گفتار ہو
اسکے سینے مین دلِ بیمار ہو

عاقلون کو ہو وہی خاموشی سے کام
جاہلون کو ہو فراموشی سے کام

کذب و غیبت سے سدا خاموش ہو
کہیئے ابلہ راغب گفتار ہو

گر نہ ہرگز غیر حق کی تو ثنا
اہل عالم سے ہے تجکو کام کیا

جو پڑے بند عبارت مین کبھی
رکھتا ہو جو کچھ وہ غارت ہو سبھی

جسم مین پرگوئی سے مردہ ہو دل
گر سخن سے اسکے ہو گوہر خجل

جو کوئی لطفِ فصاحت مین پڑا
زخمی اسکا چہرۂ دل ہو گیا

بند کر اپنی زبان منہ سے نہ کہہ
صحبت خلق جہان سے دور رہ

آنکھ تیری عیب تیری دیکھے جب
روح کو قوت تری پیدا ہو تب

بیان عمل خالص

جو کہ ہووے اہلِ ایمان ای عزیز
پاک رکھے چار شی سے چار چیز

پاک کر دل کو حسد سے ای پسر
پھر سمجھ اپنے کو مومن بے خطر

پاک رکھ تو کذب و غیبت سے زبان
تا نہ ہووے تیرے ایمان کو زیان

گر عمل رکھے ریا سے پاک ابھی
شمع ایمان کو ہو تیری روشنی

گر نہین تیرے شکم مین ہی حرام
صاحب ایمان ہے پھر تو لا کلام

جسمین ہووے یہ صفت وہ ہی شریف
ورنہ بیشک اسکا ایمان ہی ضعیف

جسکے دلمین ہی حرام ای دل بھرا
روح اُسکی جای کیا سوئی سما

جسکے ہو اعمال مین شامل ریا
فائدہ کیا شکل نقش بوریا

ہے عمل جسکا جدا اخلاص سے
کب وہ ٹھہری بندگانِ خاص سے

کام جو دنیا مین بہر حق کرے
ہر گھڑی وہ کار بارونق کرے

بیان سیرت ملوک

ای برادر خصلتین ہین چار یان
عیب سے ہووے بادشاہونکا زیان

بادشہ ہووے جو خندان بے محل
اسکی ہیبت مین پڑے بیشک خلل

گر سدا رکھے ملاقاتِ فقیر
بادشاہ ہو جائے نظرونمین حقیر

گر رہے گا خلوتِ زن مین سدا
شاہ کی ہیبت مین فرق آجائیگا

شہ کو گر میل جہانداری رہے
روز و شب فکرِ کم آزاری رہے

چاہیے شاہونمین ہووے عدل و داد
تا کہ اُسکے عدل سے عالم ہو شاد

ظلم پر باندھے کمر گر بادشاہ
نفع کیا بخشے اُسے گنج و سپاہ

خلوتِ زن مین رہے جو بادشاہ
کیا تعجب مُلک ہو اُسکا تباہ

ہو جو عادل داد گر فرخ لقا
بادشہ کو سلطنت مین ہو بقا

فوج پر گر شہ کرم رکھے روا
فوج اپنی جان کرے شہ پر فدا

بیان حسن خلق

چار باتین ہین بزرگی کی دلیل
جسمین پائی جائین ہی مرد جلیل

یاد رکھے حرمتِ علم و کتاب
خلق کو دیوے جواب باصواب

جو کہ ہووے صاحب عقل و تمیز
اہل علم و حلم کو رکھے عزیز

اور وہ ڈھونڈھے جو سبکی دوستی
کیونکہ دنیا مین عداوت ہی بُری

عقل ہے تجکو اگر اے نیکنام
نرمی سے ہر آدمی سے کر کلام

عمر دنیا چند روزہ ہے تو جان
پس وہ غافل ہی نہین ہی جسکو دھیان

ترک لذات جہان کو ساتھ رکھ
دامن صاحبدلان پر ہاتھ رکھ

شایق لذات نفسانی نہ ہو
دوستدار عالم فانی نہ ہو

خاک دنیا سے نہو حاصل تجھے
ایک دن مرنا ہے تجکو جان لے

جان تیری تن سے جب ہوگی روان
خاک سے بھر جائیگا ظرف استخوان

جبکہ تجھے موت کا چارہ نہو
دوستدار نفس امّارہ نہو

بیان سبب عافیت

عافیت چاہے اگر تو اے عزیز
یاد رکھ اچھی طرح یہ چار چیز

اپنے اور خاندانی نعمتین
تندرستی اور فراغت دہر مین

تجکو حاصل ہو جو نعمت اور امان
عافیت کے ہونگے ظاہر نشان

جبکہ دل فارغ ہی اور تو تندرست
فکر مین دنیای دونگی ہو نہ جست

شکر کر ہرگز نہ پھر کام نفس
تا کہ ہو جائے نہ قید دام نفس

کر نہ دھیان اصلا ہوای نفس پر
تو نہ فکر بہر ہای نفس کر

نفس اور شیطان تجھے گمرہ بنائین
تا کہ تجھکو چاہ دوزخ مین گرائین

نفس کی سرکوبی کر اور خوار جان
دور رہ دنیا سے کہنا میرا مان

جو کہ رکھے اپنے نفس بد کو سیر
بیگمان ہووی گنہ کرنے مین شیر

ہر مزے سے حلق تیرا ہو جو دور
ہر گنہ سے دل ترا ہووے نفور

آب و نان سے حلق تک تو پُر نہ کر
تو نہ حیران ہو کہ ہے اسمین خطر

گر نہو صائم نہو کھانے مین غرق
تا کہ ہووی تجھ مین اور حیوان مین فرق

خواب مین تو روز و شب ہی سر بسر
اپنے شمع گور کی تدبیر کر

مثل حیوان ہو جو محو خواب و خور
نور نعمت سے نہو دل تیرا پُر

مدتون سوئیگا تو بیدار ہو
گر خبر رکھتا ہے خود ہشیار ہو

بیچ مین دنیا کے پڑنا ہے برا
دست دنیا سے اٹھانا ہے برا

ہاتھ اُٹھا دنیای دون سے تو کہین — جب مدام آئین تجھے رہنا نہین

تن کی آسایش نہ کر تو ای فقیر — تاکہ ہووے دل ترا بدر منیر

محو حسن و صورتِ زیبا نہو — حیرتی اطلس و دیبا نہو

بندۂ حق ہو ہوا کو ترک کر — ہین خرقہ زندگی چاہے اگر

خرقۂ پشمینہ رکھ دوش پر — نامرادی کا تو شربت نوش کر

جامۂ پشمین پہنتا ہے جو تو — پاک کر کینی سے تو سینے کو تو

جامہ ہاے فاخرہ کو دور کر — عاقبت مین تاکہ ہووے پُر سرور

بے تکلف ہو کے آرایش نہ ڈھونڈ — ترک راحت کر کے آسایش نہ ڈھونڈ

صاف کپڑا اگر نہین ہے تیرے پاس — گر نہین تن پر ترے اچھا لباس

بر مین کافی ہے لباس صوف ہو — تا صفاتِ حق سے تو موصوف ہو

مرد رہ کو کب جہان سے سود ہو — کب اُسے اندیشۂ نابود ہو

مرد رہ کو ہووے قالین بوریا — خشت گو اُسکو ہی بالین سی سوا

بیان تواضع و صحبتِ درویشان

تجھ مین گر ہو عقل و دانش اور تمیز — چاہیے درویش ہو تو ای عزیز

بہرہ ور ہو صحبتِ درویش سے — کر حذر تو غیبتِ درویش سے

حُبِ درویشان ہے جنت کی کلید — لعنتی ہین اُنکے دشمن ای سعید

جامۂ درویش صوف و دلق ہے — کب انہین فکر ہواے خلق ہے

مرد جبتک نفس کے تابع رہے — نیشکر ممکن ہے غذا اُسکو ہے

مرد رہ کیا سمجھے قصر و باغ کو — اُسکے دل مین جا ہے درد و داغ کو

گھر بنائے تو جو مثل آسمان — آخر ہی تو زیر زمین ہوگا نہان

شکل رستم ہو جو تیرا زور و شور — صورتِ بہرام کھا لیوے گی گور

آخرت سے اے پسر غافل نہو — دولتِ دنیا سے تو خوشدل نہو

تو بلیات جہان مین صبر کر | شکر کر ہو نعمتین حاصل اگر

بیان دلائل سعادت

چار چیزین یہ جو ہین اے مہربان | تو انھین آثار بدبختی کے جان
جاہلی و کاہلی اے یار ہین | بیکسی و ناکسی یہ چار ہین
جو کہ ہے بندہ عبادت مین مدام | ہے وہی اہل سعادت الکلام
جسنے تائید ہوا و حرص کی | نفس پر اپنے نہ قادر ہو کبھی
مست خوار و خور ہی جویان اے پسر | حشر مین آتش مین اُسکا ہو گذر
دور کر دل سے مراد و آرزو | پھر کھڑا ہو جا خدا کے روبرو
کامرانی جو کرے ناکام ہے | مرد رہ کو نام سے کیا کام ہے
امر و نہی حق پہ رکھ اپنی نظر | پیروی نفس کافر تو نہ کر
کامرانی تو نے گر یان ترک کی | عیش مین بے شک کٹیگی زندگی
امر و نہی حق کو سن دل سے ذرا | جائے شادی کب ہے دہر بیوفا

بیان ریاضت

چاہتا ہے گر کہ ہووے سربلند | آپ پر کر لے در راحت کو بند
بند رکھے جو در راحت مدام | اُسپہ کھلجائین در دارالسلام
غیر حق ڈھونڈھے جو کوئی اے پسر | اُس سے دنیا مین نہین گمراہ تر
اے برادر ترک عز و جاہ کر | آپ کو شائستہ درگاہ کر
کھینچتا ہے چاہ پستی کی طرف | اور عزت تن پرستی کی طرف
خواہ ہوگا تو نہ ہرگز جاہ ڈھونڈھ | اے پسر لازم ہے وہ درگاہ ڈھونڈھ
نفس ترک حرص مین ہو کر غریب | گوشمال نفس بد ہے یہ مجیب
یاد حق سے کب ہوا مین دل ترا | نفس امارہ سے ہے خشم بپا
جسکو یاد حضرت صانع رہے | ایک ہی لقمے پہ قانع رہے

روز کی روزی پہ کر تو اکتفا	گر نہووے کر خدا سے التجا

بیان مجاہدت نفس

نفس کافر کی ہین قاتل تین چیز	مین بیان کرتا ہون تو سن ای عزیز
خنجر خاموشی و شمشیر جوع	نیزۂ تنہائی و ترک ہجوع
جو کہ ان ہتھیارونکا شیدا نہو	نفس کج اُسکا کبھی سیدھا نہو
دُور دل سے تیرے جب اللہ ہو	نفس شیطان لعین ہمراہ ہے
اہل دنیا کو ملے جب سیم و زر	کیون نہ کھائین لقمۂ شیرین و تر
جو کوئی یان محو سیم و زر رہے	حشر مین وہ ششدر و مضطر رہے
کار عقبےٰ جسنے دنیا مین کیا	کرتا ہے لطف و کرم اُسپر خدا
ہے یہ دنیا نابکارون کیلئے	عاقبت پرہیزگارونکے لئے
ہے عدو ابلیس تیرا اسے پسر	خوش ہو وہ تو دوزخی ہوئی اگر
جو گل دنیا مین آلودہ رہے	عاقبت مین خاک حاصل ہو اُسے
یاد حق مین اسے پسر مشغول رہ	خلق سے تو دور مثل غول رہ

بیان فقر

فقر کو ظاہر نہ کر تو اے پسر	واسطے اپنے ذخیرہ تو نہ کر
کل وہی رازق کہ جان دیگا تجھے	غم نہ کھا کچھ آب و نان دیگا تجھے
مثل مور دانہ کش کبتک رہے	مرد ہے تو فاقہ کر جب تک رہے
ہو توکل پر جو فیروزی تجھے	مثل مرغان دی خدا روزی تجھے
شکر حق لائے بجا مرد فقیر	اسکو مل جائے اگر نان فطیر
خم نہو تو پیش منعم مثل طاق	تا نہووے شامل اہل نفاق
مرد رہ شرم کیا ہو خلق سے	کب ہو نفرت جامہ و دلق سے
رہتا ہے جسکو نکو نامی کا دھیان	عام ہے وہ خاص تو اسکو نہ جان

گر نہ اصلاح فکر تزئین ہو تجھے — کب خیال مرکب و زین ہو تجھے
دور جب دل سے ہوئی حرص و ہوا — جان لے حاصل ہوا وصل خدا

حقیقت نفس امّارہ کے دریافت کرنیکے بیان مین

قطعہ

ہے شتر مرغ اے پسر یہ نفس شوم — لیک رکھتا ہی اثر مانند بوم
بار اٹھانے کا اسے یارا نہین — طائروں کی طرح اڑ سکتا نہین
اسکو اڑنے کو اگر کہیئے شتاب — وہ شتر ہے بس یہی ہوی جواب
بار اُٹھانے کو اگر کہیئے اُسے — یہ کہے طائر ہے کیونکر بوجھ اُٹھے
اسکا ہے مثل گیاہ زہر رنگ — ذائقہ اور بو سے پر کرتا ہی تنگ
طاعت اللہ مین وہ سست ہے — معصیت مین دیکھیو تو چست ہے
نفس بد کو قید کر زندان مین — گر خلاف اسکے جو پھونکی کان مین
گر مراد نفس بد ہے تو حذر — پرورش دشمن کی تو ہرگز نہ کر
تشنگی اور بھوک ہی اسکا علاج — تاکہ اسکا آئے طاعت پر مزاج
مثل اشتر راہ پر آ اے پسر — بار طاعت کو اُٹھالے پشت پر
بار طاعت سی جو رائے گر تو جان — مثل سگ تیری نکل آئیگی زبان
جو کرے گا سرکشی اس بار سے — ہوگا خم لعنت کے وہ انبار سے

قطعہ

بھاگے مانند شتر مرغ اے جوان — بار طاعت گر اُٹھانے سی جوان
کیا عجب اُسکا پر پرواز اگر — ٹوٹے اور ہووے وہ عاجز سر بسر
بار سے اسکے تحمل جو کرے — زندگی مین وہ تحمل سے رہے
جب کیا بار امانت کو قبول — تو نہو اُسکے اُٹھانے سے ملول
خود و فضولی کی ازل مین بی سبب — اور فضولی کی جہولی کے سبب

چار چیزین ہین نشان ابلہی
تجھکو بتلاتا ہون پھر آگے کبھی

بدنہ سمجھے آپ مین گر عیب ہو
ڈھونڈے خلق اللہ کی وہ عیب کو

بوکے کشت دل مین تخم بخل تو
رکھتا ہے جود و سخا کی آرزو

خلق جسکے خلق سے خوشنود ہو
قدر منظور اُسکی ہو معبود کو

دہر مین بدخوئی سے رکھے جو کام
کام بدخوئی سے ہو اُسکا مدام

ہوے بدتن کو بلائے جان ہوئی
مردم بدخو بھی ہے انسان کون

نخل ہے برگ و بر بخل سقر
ہان سگ ہمسایہ بخیل بے ہنر

روے جنت کو نہ دیکھے گا بخیل
ہے وہ مثل تیشہ زیر پاے پیل

دور رہ بخل بخیلان سے مدام
تا کہین ابلہ نہ سمجھے تجھکو خاص و عام

بیان عافیت

تاکہ تجھکو ہو بلاؤن سے نجات
کر حذر دو چیز وسے اے نیک ذات

نفس و دنیا سے حذر کر تو مدام
تا بلاؤن سے نہووے تجھکو کام

ہو جو حرص و آز کا تو مبتلا
ہر طرف سے گھیرے تجھکو بلا

سیم و زر رکھتا نہین جو بیگمان
دو جہان مین اُسکو حاصل ہو امان

نفس و دنیا ترک کر تو اے پسر
تا رہے تو ہر بلا سے بے خطر

سیکڑون انسان برائے نفس زار
پھنسکے آفت مین ہوئے غم سے نزار

پھر نفس شوم و بد مرغ ہوا
دام مین صیاد کے آکر پھنسا

تاکہ ہو آرام تیری دل کو یان
جان یکسان تو دو نابود جہان

دور عذاب حضرت قہار سے
ہاتھ اٹھا مومن کے تو آزار سے

آفتون مین یاد کر خالق کو بس
کون ہے حق کے سوا فریاد رس

قطعہ

گر کسیکو تو نے پہونچایا ہو رنج
عذر کر تا عفو کا حاصل ہو گنج

ورنہ جب دن حشر کا آجائیگا
عرصہ گہ مین ہوگا وہ دشمن ترا

تجھکو استغنا کی گر خواہش رہے	کر قناعت تاکہ حاصل ہو تجھے

بیان عقل و عاقلان

جو کہ ہووے صاحب عقل و شعور	چار چیزونسے رکھے اپنے کو دور
ناسزا اُنسے نہ کام اپنا رکھے	اور نہ ساتھ انکے کبھی نیکی کرے
عقل ہو تو میل بدکاری نہ کر	جب یہ حاصل ہو سبکساری نہ کر
قلب جسکا حلم سے روشن رہے	تندرستی اُن کی حاصل ہولسے
تاکہ حاصل ہو جہان مین آبرو	ہاتھ اُٹھا ہرگز سخاوت سے نہ تو
تاکہ تو عالم مین ہووے دادگر	زیردستون کو تو خوش رکھ ای پسر
پند پر اپنے جو ہووے کاربند	سنتے ہین سب گوش دلسے اسکی پند
اپنی گفتارونسے جو خود ہو ملول	کب کرے کوئی اُسکی باتونکو قبول
ہون شریعت مین جو باتین ناپسند	دور ہو اُنسے اگر ہے ہوشمند
کام تیرا ہو درست اسے نیک نام	رکھ نہ تو خود مطلبی سے اپنی کام

بیان رستگاری

رستگاری کی ہین باعث تین چیز	یاد رکھ اسکو تو اے طفل عزیز
ایک تو دل کو خوف ذوالجلال	ایک فکر و خواہش قوت حلال
چلنا راہِ راست پہ مردانہ وار	جسمین یہ خصلت ہین وہ ہی رستگار
گر تواضع تو کرے گا بیگمان	دوست جانینگی تجھے خلق جہان
سر نہ دنیا دار کے آگے جھکا	ہاتھ سے جاتا رہیگا دین ترا
حرص سے کوئی جو دنیا دار ہو	بیگمان اُس سے خدا بیزار ہو
وصفِ دنیا دار بھر زر نگر	مرد کب مردار پر ڈالے نظر
مردے ہین یہ اغنیای روزگار	مردون سے صحبت نہ رکھ ای ہوشیار
مال و زر گر ہاتھ مین آیا تو کیا	آخرش تو گور ہوگی تیری جا

بیان فضیلت ذکر

روز و شب کر اپنے دلسے یاد حق
زندہ رکھ ذکر و تسبیح صبح و شام کو
یاد خالق کی غذا ہے روح کی
یاد حق مونس اگر ہو جان کی
جسگھڑی غافل تو رحمان سے رہے
ہو نہ غافل ذکر حق سے گاہ تو
ذکر کر اخلاص سے تو ہو کی حیثیت
تین صورت ذکر کی ہیں بے خلاف
ہے فقط ذکر زبانی ذکر عام
ذکر ہے ذکر خاص الخاص کا
ذکر بے تعظیم بدعت ہے مدام
ذکر ہر ہر عضو کا ہووے جدا
ذکر آنکھوں کا ہے اے فرخندہ فر ق
دیکھنا صنعت کا خالق کی مدام
ذکر ید یاری سے عاجز کی سدا
استماع قول حق ہے ذکر گوش
ذکر دل ہے خوف رب یا کثرت
جہل سے کرتا ہو جو ہر دم گناہ
پڑھنا ہے قرآن کا ذکر زبان
شکر نعمتہای حق کر صبح شام
حمد خالق کو تو کر ورد زبان
غیر ذکر حق نہ لب اپنے ہلا

ہے اگر معلوم عدل و داد حق
کر نہ غفلت میں بسر ایام کو
اور دوا سے سینہ مجروح ہو
آرزو تجھکو نہ ہو ایوان کی
کام بیشک تجکو شیطان سے رہے
دو جہان میں تا ہو تیری آبرو
ذکر بے اخلاص کب ہووے درست
تو نجان اس بات کو لاف و گزاف
ذکر خاصان دلسے ہو بیشک مدام
ہے وہ خاسر جو نہیں ذاکر سدا
کیونکہ اسمین شرط حرمت ہے مدام
سات اعضا ذکر کرتے ہیں سدا
ہونا گریان خوف حق سے بیشتر
غرق رہنا اسمین ہر دم صبح و شام
ہے زیارات اقارب ذکر پا
ذکر کر رکھتا ہے گر تو عقل و ہوش
جہد کر تا تجکو حاصل ہو یہ بات
کیا مزہ دیوے اسے ذکر اللہ
یہ نہیں جسمین ہے مشغول زبان
تاکہ پاوے نعمتیں حق کی تمام
تا ہو بر باد عمر جاودان
کام کیا پاکرن کو ہے اسکے سوا

بیان عمل چار چیز

خوب ہی سب کے لئے یہ چار چیز
ایک تو یہ ہے کہ ہووے دادگر
اور شکیبائی سے ہر دم رکھنا کام
یاد رکھ اسکو تو اے طفل عزیز
اور اپنی عقل سے ہو باخبر
حرمت انسان بجا لانا مدام

بیان خصلت ذمیمہ

چار چیزیں اور یہ ہیں اے پسر
ایک انمیں سے حسد ہے جان لے
تیسرے خشم و غضب ہا اے پسر
اے پسر ان خصلتوں سے کر حذر
غل و غش سے صورت زر پاک ہو
حرص کو چھوڑ اور قناعت پیشہ کر
رہ ہمیشہ دوستوں میں صبح و شام
بد جو سارے خلق سے ہیں سربسر
ہے تکبر دوسرے تو مان لے
ہی بخیلی چوتھے اسپر رکھ نظر
کیونکہ یہ سب خصلتیں ہیں زشت تر
گور میں جانے کے آگے خاک ہو
کچھ تو اپنی موت سے اندیشہ کر
روے دشمن کو نہ دیکھ اے نیکنام

بیان سعادت و نصیحت

چار چیزیں ہیں سعادت کی دلیل
جسمیں کچھ ہو وہ سعادت کا نشان
جسکی ہمرہی ہے سعادت رہنما
ہوتے ہیں بخت و سعادت جسکے یار
تجھ سے گر گشتہ ہوا نقش پلید
گر صلاح دوست سے تدبیر ہو
خود سری سے جو کوئی کرتا ہو کام
پھر دشمن کا نہ سر لیکر تبر
ہر گھڑی ایذا سے نااہلان اٹھا
شرح انکی سن تو اے مرد عقیل
بے گمان وہ لے صلاح دوستان
صبر کر لے گر کرے کوئی جفا
ہوتا ہے دشمن سے اپنے سازگار
اے برادر جان اپنے کو سعید
یار تیری دولت شبگیر ہو
بخت و دولت اس سے پھر جائیں تمام
قتل کر سکتا ہو دیکر گر شکر
عیش خوش سے گر ہو بخت و مدعا

جب موافق ہو نہ ہووے کوئی مقام — وان سے تو ہرگز نہ جا سن یہ کلام
ایسے شخصون کو نصیحت تو نہ کر — پند تیری جن پہ ہووے بے اثر
خوے بد خو نیک ہو مشکل ہے یہ — جہد کیا کرتا ہے لاحاصل ہے یہ
گر نہو راضی کوئی بندہ تو غم کیا — کوئی ممکن ہے کہ پھر جائے قضا
جنگ گر کوئی کرے سلطان سے — خانمان کو اپنے وہ ویران کرے
باغی سلطان جو ہووے وہ ہو تباہ — روز اسکا مثل شب ہووے سیاہ

بیان علامت مدبری

چار چیزین ہین نشان مدبری — یاد رکھ چاہے اگر تو بہتری
مشورت ابلہ سے کرنا ای پسر — اور دینا جاہلون کو سیم و زر
دوستون کی پند سے جو ہو ملول — اُسکو مدبر کہتے ہین اور بوالفضول
جسکو دنیا سے نہو عبرت یہان — نفرت اُس مدبر سے کرتا ہے جہان
مشورت ابلہ سے جو کوئی کرے — دیو ملعون کرتا ہے گمراہ اُسے
جاہلون کو جو کہ دیوے سیم و زر — مقبلون مین کب ہو داخل ای پسر
ہو اگر جاہل جہان مین سربکف — صرف بیجا سے کرے زر کو تلف
دوستون کی پند کب مدبر سنے — ترک کر دے دوستی کو جہل سے
حالِ دنیا سے جو ہو عبرت تجھے — کون مدبر خلق مین تجھکو کہے
عقل سے جس شخص کو ہو آگہی — وہ نہین لیتا ہے راہ گمرہی

چار چیز کو حقیر نہ سمجھنے کا بیان

چار چیزین ہین بزرگ و معتبر — گو بظاہر خرد آتی ہین نظر
ایک دشمن ایک آتش ای پسر — اور ایک مرض جس سے کہ ہو جان کا ضرر
ایک دانش ہے مری بات تو نکو مان — خرد ان چیزون کو ہرگز تو نجان
جسکی آنکھون مین کہ ہو دشمن حقیر — ایکدن دامِ بلا مین ہو اسیر

ذرۂ آتش کبھی جو سر اُٹھاے
علم کم کو بھی سمجھ ہرگز نہ خوار
رنج اندک کی بھی تو تدبیر کر
کیجیے جلدی علاجِ دردِ سر
بات سے دشمن کی تو رہ پُرحذر
تھوڑی آتش کو بجھا سکتا ہی آب
کیا عجب گر ایک عالم کو جلاے
کس سے قدرِ علم کا ہووی شمار
ورنہ پچھتائیگا آخر اے پسر
کیونکہ فتنون آہین ہونیگا ہی ڈر
تا نہ آفت آئے تیری جان پر
لیک کیا چارہ ہے وقتِ التہاب

بیان مذمت خشم وغضب

چار چیزین ہون جہان اے مہربان
مرد رسوا ہو لجاجت کے سبب
کبر سے ہوتی ہے پیدا دشمنی
کام جب انسان لجاجت سی رکھے
جو کوئی غصے سے کام اپنا رکھی
کبر سے سر کو اُٹھاے کوئی جب
کاہلی ہو جسکے جسم و روح کو
اپنے غصے کو نہ کھائے جو مدام
جو کہ تن پرور ہے اور سستی کا گھر
چار چیزین بد اور ہون موجود وان
ہو پشیمان خشمگین انسان ہو جب
باعثِ خواری ہی بس کاہل تنی
آپ کو وہ خوار اور رسوا کرے
جز پشیمانی نہ حاصل ہو اُسے
اُسکے ہو جاتی ہین دشمن دوست سب
تیشۂ خواری سے وہ مجروح ہو
اُسکو پڑ جائے پشیمانی سی کام
کب وہ ہی انسان ہے وہ گاؤخر

چار چیزون کی بے ثباتی اور اُنسے پرہیز کرنی کا بیان

چار چیزون مین نہین اصلا بقا
بے بقا ہو جو کہ سلطان زمان
تیسرے ہے لے پسر مہر زنان
جب رعیت پر کرے سلطان ستم
اُسکو گوشِ دل سے سن اے خوش لقا
بعد اسکے ہے عتابِ دوستان
صحبتِ ناجنس چوتھی ہی عیان
ملک مین وہ کم بقا ہو یک قلم

دوستوں کا تجھپہ گر ہووے عتاب — کم بقا ہے وہ بشکل نقش آب
اگرچہ عورت عاشق و شیدا رہے — آپڑے تنگی اگر شکوہ کرے
گرچہ ناجنسوں مین بیٹھے آدمی — خاک ہووے اُنسے اُسکی ہمدمی
زاغ فارغ چونکہ بوئے گل سی ہے — اُسکو نفرت صحبت بلبل سی ہے
صحبتِ ناجنس بس جانکاہ ہے — ہر کوئی اِس حال سے آگاہ ہے
سامنے آئے کوئی ناجنس اگر — بھاگ مثل باد اُسکو چھوڑ کر

اس امر کا بیان کہ چار چیزوں سے چار چیزوں کا کمال ہوتا ہے

چار شے کو چار شے سے ہو کمال — یاد رکھ تجھکو اگر ہووے خیال
ہو خرد سے تیری دانش کو کمال — دین کو حاصل عمل سے ہو کمال
دین ترا پیہ ہنر سے کامل رہے — ہووے نعمت شکر سے حاصل تجھے
عقل سے دانش کا ہو کامل یقین — بے عمل دیندار ہو سکتا نہین
شکر سے نعمت کو ہوتا ہے کمال — غافلوں کے واسطے ہے گوشمال
ناسپاسی مین ہو نعمت کا زوال — بہرہ شاکر ہے نعمت کا کمال
علم سے بے عقل کو حاصل نہین — کر حذر اُس سے کہ جو عاقل نہین
بے خرد دانش ہے بیکار اے پسر — علم ہے مرغ اور خرد ہے بال و پر
جو کہ عالم ہو کے ہووے بے عمل — بے گمان ہے عقل مین اُسکی خلل

اُن امور کا بیان جنکا پھرنا محال ہے

چار چیزین ہین کہ وہ جسدم گئین — پھیر جو لائے کوئی ممکن نہین
اک سخن وہ جو زبان پر آگیا — اور ناوک جو کمان سے ہو جدا
بات جو کہدی نہین پھرتی کبھی — رد بھی کر سکتا قضا کو ہے کوئی
تیر جو پھینکا نہ آئے وہ کبھی — ویسے ہی یہ عمر جو ضائع ہوئی

جو تامل بات مین کرتا نہین / پھر ندامت سے اُسے چارا نہین

قطعہ

جو سخن لب پر ترے آیا نہین / اُسکو کہہ سکتا ہے تو پروا نہین
لیک منھ سے بات جو نکلی کہین / غیر ممکن ہے وہ پھر سکتی نہین

عمر کو غنیمت جاننے کا بیان

عمر کو اپنی غنیمت جان تو / جا کے پھر آتی نہین ہے یان تو
رد نہین کر سکتا ہے کوئی قضا / راضی ہی ہو نا قضا ہی سے بجا
عمر کو اپنی نگہ رکھ اے پسر / جائیگی جاں تو پھر نہ آئیگی نظر
ہووے دنیا مین جسے فکر امان / بند رکھے وہ سدا اپنی زبان

بیان خموشی وسخاوت

چار چیزو نسے ہو حاصل چار چیز / یاد رکھ ان باتون کو تو اے عزیز
خامشی جس شخص کا یان پیشہ ہو / ہو وہ ایمن کب اُسے اندیشہ ہو
خامشی سے ایمنی تجکو ملے / جو کہ ہو خاموش وہ ایمن رہے
ہو سخی کو سروری اے نیکنام / شکر نعمت کو بڑھاتا ہی مدام
جو کہ یان رکھتا ہی خاموشی کا پاس / ایمنی کا پہن لیتا ہے لباس
مانگتا ہے گر امان اے نیکنام / کر تو خلق اللہ سے نیکی مدام
جسکو ہووے عادت جود و کرم / اُسکو خلق اللہ جانے محترم
نیک یا بد جو کوئی کرتا ہی کام / واسطے اُسکے سمجھ لے نیکنام
اے برادر بندۂ معبود ہو / صاحب لطف و سخا و جود ہو
کر سدا بخل بخیلان سے حذر / تا جہنم مین نہ ہو تیرا گذر

جو چیزین خرابی کی باعث ہین انکا بیان

چار چیزوں سے ہو حاصل چار چیز
چار باتیں یہ ہوں جسمیں آشکار
خوار ہو جاتا ہے سائل جو کہ ہو
جو نہیں رکھتا خبر انجام سے
احتیاطِ کار کا ہو جسکو دھیان
رکھتا ہے بد خوئی سے جو شخص کام

سمجھے گا اس نکتہ کو اہل تمیز
اُسکے لایق ہوتی ہیں باتیں یہ چار
رہتا ہے تنہا وہ مستخف ہو جو
ہو پشیماں آخر اپنے کام سے
خوش رہے دنیا میں وہ ایمن ہان
دوست کرتے ہیں گریز اُس سے تمام

چار چیزیں جو آدمی کو توڑ ڈالتی ہیں انکا بیان

چار شے سے آئے انسان پر شکست
دشمن بسیار و قرض بیشمار
ہووے گر مسکین کوئی غرق دام
جسکے دشمن ہوں بہت وہ ہو تباہ
لڑکے بالے جسکے ہووین بیشمار

اپنے گوش دل سے سن ای حق پرست
جرم بیحد اور اقارب کی قطار
غصہ اُسکا خون پی جاوے تمام
دونوں چشم صاف ہوں اسکی سیاہ
نالہ و زاری سے ہووے دیر یار

مذمت زنان وصبیان

چار چیزیں ہیں بُری اے نیک خو
عورتوں سے رکھنا امید وفا
اور طلب ابلہ سے کرنا ایمنی
مکر دشمن سے ہے چوتھی ایمنی

یاد رکھ انکو اگر عاقل ہے تو
یاد رکھ اسکو کہ ہے از بس بُرا
صحبتِ طفلاں ہے اس سے بھی بری
کام کیا دشمن کو غیر از دشمنی

بیان عطا ہائے حق

چار چیزیں ہیں عطائے ذوالمنن
فرض خالق کو بجا لا اے پسر

گوش جان و دل سے سن میری سخن
بعد از ان ماں باپ کو راضی تو کر

کر ہمیشہ ساتھ شیطان کے جہاد　　اور کرتا ہے خلقِ نامراد

بیان سبب زیادتی حیات

بڑھتی ہے ان چار چیزوں سے حیات　　یہ نصیحت یاد رکھ اے نیکذات
سُننا آواز خوش مرغوب کا　　اور جمال ماہرو کا دیکھنا
تیسرے ہے مال و جانکی ایمنی　　جس سے ہوتی ہے ترقی عمر کی
جسکی حاصل ہو مراد دل تمام　　عمر مین ہو اُسکی ہو افزونی مدام

حیات کے گھٹ جانے کا بیان

عمر کو کر دیتی ہے کم پانچ چیز　　یاد رکھ یہ بات اے طفل عزیز
خواہش دنیا کا پیری مین خیال　　اور غریبی اور رنج اے خوشخصال
مُردے پر ڈالیگا جو اپنی نظر　　عمر گھٹ جائیگی اُسکی بیشتر
پانچوین ہے خوف و ترس دشمنان　　عمر کو ان باتون سے پہونچے زیان
دشمنونکا خوف ہو جسکو مدام　　اک طرح رہتا نہین ہے اُسکا کام
ڈر خدا سے اور نہ تو دشمن سے ڈر　　تا رہے دشمن سے بیخوف و خطر

بیان باعث زوال سلطنت

بادشاہون کو بُری ہے چار چیز　　یاد رکھ اسکو جو رکھتا ہے تمیز
مملکت مین ہو اگر جور امیر　　کام سے اپنے جو غافل ہو وزیر
رنج ہو شہ کو جو خائن ہو دبیر　　ہے بُرا زور و نہ گر آئین اسیر
ملک پر گر ہو امیرون کا ستم　　بادشہ کو ہووے بیشک رنج و غم
جب کہ غافل ہو وزیر بے خبر　　بادشہ کا ملک ہو زیر و زبر
کاتب دیوان اگر بدراہ ہو　　کیا عجب ہو رنج قلب شاہ کو

زور حاصل ہو اسیروں کو اگر
ملک میں ہوں فتنہ برپا سربسر

ہو صلاحیت جو حاصل شاہ کو
ہاتھ امیروں کا نہیں کوتاہ ہو

اگر نہ ہووے عاقل و دانا وزیر
بادشہ کو اس سے ہو رنج کثیر

گر نہ رکھے شہ سیاست پر نظر
ملک سارا ہووے ویران سربسر

آبرو نہ گھٹنے کا بیان

خصلتیں ہیں پانچ انسے کر حذر
آبرو پر اپنی گر رکھے نظر

کہ نہ تو ہرگز سخن ہائے دروغ
جھوٹ سے حاصل نہ ہوویگا فروغ

اے پسر سردار سے تو کر نہ جنگ
آبرو جائیگی اور ہوویگا تنگ

جو نہیں کرتا ہو مردم سو ادب
آبرو کھووے اگر وہ کیا عجب

ہو سبکساروں میں بھی داخل نہ تو
کیونکہ مٹ جاتی ہے ایمیں آبرو

تو کبھی سردار دشمن کا نہ ہو
آبرو اپنی حماقت سے نہ کھو

ہو اگر کچھ بھی خیال آبرو
چاہیئے حاصل کرے خلق نکو

جو کہ آہنگ سبکساری کرے
خلق میں کیا آبرو اسکی رہے

جھوٹی باتیں خلق سے ہرگز نہ کر
ہووے فکر آبرو تجکو اگر

رہ خباثت سے ہمیشہ آپ دور
تاکہ حاصل ہو ترے چہرے کو نور

تجکو گر ہو شوق نام نیک کا
تو کسی کو تو نہ کہہ ہرگز برا

تا نہ ہووے دہر میں اندوہگیں
خلق سے تجکو حسد اچھا نہیں

آبرو بڑھنے کا بیان

پانچ چیزوں سے ہو زائد آبرو
اپنے گوش دل سے سن کہہ اسکو تو

اہل زر ہو کر سخاوت گر کرے
آبرو تیری زمانے میں بڑھے

بردباری اور وفاداری تو کر
آبرو بڑھتی ہے اس سے بیشتر

کام جو رکھے سخا و جود سے
دن بہ دن بس آبرو اسکی بڑھے

کام میں اپنے جو ہو مشغول تو
کیا عجب بڑھ جائے تیری آبرو

آبرو تیری سخاوت سے بڑھے ۔ بے خرد ملعون ہووی بخل سے
خلق دنیا پر جو کرتا ہے کرم ۔ آبرو بڑھتی ہے اسکی دمبدم
ہو ہمیشہ بردبار و باوفا ۔ تاکہ رُخ کو تیری حاصل ہو صفا
دشمنوں سے راز تیرا ہو نہاں ۔ دوستو نپر بھی نہووے گر عیاں
شہر ساری میں اگر ہے تجھکو زر ۔ صرف تو مال امانت کو نہ کر
دوسروں کے عیب کو ظاہر نہ کر ۔ تا نہاں عیب تیرا سر بسر
رکھ ہوائے دل سے تو ہرگز نہ کام ۔ تا نہو تجھکو پشیمانی مدام
تاکہ تو عالم مین ہووے سرفراز ۔ ہاتھ اپنے کر نہ ہر جانب دراز
قدر کر انسان کی اے حق شناس ۔ تا ہو تیری قدر کا اورونکو پاس
جو کہ ہے بے قدر و بے عزت بیان ۔ اسکو تو مردہ سمجھ اے بیگمان
ہو قناعت کی نہ جسکے دلمین جا ۔ گیا تونگر سیم و زر سے ہو بھلا
ہو جو حاصل تجکو دشمن پر ظفر ۔ رحم کر اور جرم اسکے عفو کر
ڈر خدا سے تو سدا اے باوقار ۔ اسکی رحمت سے تو رہ امیدوار
ہو جہان مین با تواضع باادب ۔ صحبت پرہیزگاران کر طلب
خلق کے آزار سے تو دور ہو ۔ تا ہنرمند و یقین تو مشہور ہو
زہر حرص و بغض و کینہ ہے مدام ۔ صبر و علم و حلم کا تریاق نام
صورت تریاق ہے دانا کی دہر ۔ اور ہے نادان قاتل مثل زہر
زہر سے تریاق دیتا ہے نجات ۔ زہر سے حاصل نہین ہوتی حیات
ہر عمل سے نان کا دینا ہے خوب ۔ دوستون پر کھولنا در کا ہے خوب
تو اگر دانا ہے اور اہل ہنر ۔ جان نادان آپ تو تو اے پسر

بیان علامت نادان

مرد نادان مین ہون ظاہر و نشان ۔ صحبت طفلان اک اور میل زنان

بیان صفت زندگانی

زندگی مین ناخوشی ای دل جو ہو — خوے بد سے ہووے حاصل مرد کو
ای پسر بدکار جو ہو بالیقین — اسکو مردہ جان وہ زندہ نہین
عیب تیرا جو کوئی تجھسے کہے — وہ ضلالت سے تجھے باہر کرے
جو کہ ہو دنیا مین تیرا رہنما — اُسکا احسانمند ہونا ہے بجا
ہین وہی اہلِ خرد ای حق شناس — ہوتا ہے خلق و حیا کا جنکو پاس
ہے یہ لازم رازِ دل ظاہر کرے — اک حکیم کامل اور اک یار سے
کام تیرا ہو درست اے نیکنام — رکھ نہ تو خود مطلبی سے اپنا کام
زن سے تو صحبت نہ رکھا کر مدام — رازِ دل اُس سے چھپایا کر مدام
شرع مین جو بات ہووے ناپسند — اُس سے تو پرہیز کر ای ہوشمند
حکم حق سے ہے جو کچھ تجھپر حرام — دور رہ اُس سے کہ ہووے نیکنام
جب کہ دے اللہ تجھ کو سیم و زر — گر سخاوت اور بخیلی تو نہ کر
تازہ رو و خوش کلامی سے مدام — ہو سخی مشہور تو نزد عوام
موت کا تو غم نہ کر ای بوالہوس — وقت پر کیا کام آئے پیش و پس
غل و غش سے دل ہمیشہ پاک رکھ — کینہ سے ہر وقت سینہ پاک رکھ
گر نہ تکیہ اپنے تو کردار پر — رکھ نظر تو رحمت غفار پر
نیک خلقی ہے نہایت خوب چیز — خلق خلق نیک کو رکھے عزیز
اپنے کو کم جان سب سے ای خلف — تھی یہی آرایش اہل سلف
قید شہوت مین جو کوئی شاد ہے — بندہ جان اُسکو اگر آزاد ہے
گرچہ حاصل ہو کسی ناکس کو مال — یاد رکھ اُس سے نہ کر ہرگز سوال
ورپہ ناکس کے بچا تو اے پسر — دیکھکر بھی تو نہ پوچھ اُس کی خبر
کارسازی ابلہون کی تو نہ کر — کام لے اُنسے ولیکن اُن سے ڈر

دشمنون سے احتراز کرنے کا بیان

اے پسر دو شخصون سے پرہیز کر
جنگجو دشمن سے کر پہلے حذر
اپنے دشمن سے ہمیشہ دور رہ
بات انسان کو نہ کہہ سخت ای پسر
ہین وہی خوشخو وہی ہین اہل داد
بات اچھی ہو تو بہتر ہے نوا
غصہ کا کھانا ہے سردارون کا کام
ہو نہ مردم سے موافق جو یہان
بے حیا اور شوخ جو ہووے پسر
مانگتا ہے گر ملامت سے امان

تا نہ پہونچے تجھکو دنیا مین ضرر
یار نادان سے بھی تو پرہیز کر
یار نادان سے سدا مہجور رہ
تا نہ پھر جائین وہ تجھسے سر بسر
جو کرین انصاف اور مانگین نہ داد
اس سے بہتر ہے کہ پہنائین قبا
تلخ ہے لیکن ہے شیرین تر مدام
تلخ اسکی زندگی ہے بیگمان
کیا تعجب ہے کہ وہ ہو بدگہر
تو ہو ہر دم ہمنشین زیرکان

جن چیزون سے خرابی آئے اُنکا بیان

خصلتین ہین آٹھ خواری کی سبب
ایک تو مثل مگس اے مہربان
بے طلب دعوت مین گر جائے کوئی
اور وہ جو جائے گھر مین غیر کے
کام کرنا قول پر دو شخص کے
جو کہ بالا دست بیٹھے صدر کے
جو نہین سنتا ہو تیری بات کو
اپنی حاجت کہہ نہ دشمن سے کبھی
گر کمینون سے نہ تو ہرگز سوال
کودک و زن سے نہ کھیلا کر سدا

یاد رکھ اُنکو بیان کرتا ہون اب
بے سبب ہونا کسیکا میہمان
تو نہ اُسکو دھیان مین لائے کوئی
بے سبب بیوجہ سردار مجلس کے
جو ہمیشہ جنگ مین ہون جبلے
کیا عجب ذلت اگر ہووے اُسے
سو زبانین بھی ہون تو خاموش رہ
اس سے خواری بھی ہے دنیا مین کوئی
تا کہ خواری سے نہ ہو تجکو ملال
تا نہ ہووے خوار و زار و مبتلا

بیان باعث زندگانی خوش

چیزوہ جو دہر مین مرغوب ہی
ایک تو یار اور طعام خوب ہی

خوب ہے یار موافق ای جوان
اور وہ مخدوم جو ہے مہربان

بات جو تو راست کہتا ہے کہین
خوب تر عالم سے ہی کچھ شک نہین

جسکی قیمت ہووے عالم سے سوا
عقل کامل نام ہے اس چیز کا

دشمن حق کو عدو جان ای خلف
کیونکہ ہے سب کی رجوع اسکی طرف

عیب کے اظہار مین کیا تجکو سود
کب نظر آیا ہے تخم بے غدود

مانگ مطلب اپنی حق سے اے پسر
ہاتھ مین کب غیر کے ہے خیر و شر

کس سے بندے کی مدد ہو غیر رب
غیر حق سے تو نہ کر یاری طلب

خوف خالق جسکے دلمین گھر کرے
بیگمان خلق جہان اس سے ڈرے

گر بری بات تو سنے بند اپنی زبان
تاکہ تو ابلیس سے پائے امان

جن چیزون پر اعتماد نہین انکا بیان

پانچ شخصون مین نہین ہین پانچ چیز
یاد رکھ اسکو جو رکھتا ہے تمیز

معتمد ہوتا نہین ہے جب ملوک
سمجھین گے اس بات کو اہل سلوک

بامروت سفلہ کب ہووے کوئی
ہووے بدخو کو نہ ہرگز سروری

جسکے سینہ مین حسد ہو اے پسر
رحمت حق کب ہو اسکی جان پر

جو کہ ہو کذاب اور بولے دروغ
کب وفاداری مین ہو اسکو فروغ

بیان نصیحت و خیراندیشی

عادت ان باتونسے جو رکھے کوئی
صاحب بخت و سعادت ہو وہی

عیب انسان کا اگر ہووے عیان
بند کر لیوے ملامت سے زبان

زیر پا جسکے ہو راہ ناصواب
راہ پر لا اسکو تا پاوے ثواب

دور رکھ رحمت کو اپنی خلق سے
بوجھ اپنا رکھ نہ سر پر غیر کے

بیان تسلیم

رستگاری کا جو تجکو شوق ہو
منہ نہ ان باتوں سے پھیر ای نیکخو

دیکھنا حکم قضا کو چاہیے
ڈھونڈھنا دل سے رضا کو چاہیے

اور نہ کرنا غم کسی پر جور و جفا
ہین یہ باتین جسمین ہو اہل صفا

جسکو ہووے دانش و عقل و تمیز
غیر راہِ حق پہ کب دے کوئی چیز

ایسا صدقہ ساتھ ہو جسکے ریا
ہو نہین سکتا ہے مقبول خدا

گر عمل خالص نہ ہووے مثل زر
کھوٹے پر صراف کی کیا ہو نظر

تاکہ تو دنیا مین دولتمند ہو
دور رکھ حرص و ہوا سے نفس کو

بیان کرامت حق

ہے کرامتہاے حق یہ چار چیز
یاد رکھ یہ بات اے اہل تمیز

ایک تو صدقِ زبان وقت کلام
دوسرے حفظِ امانت ہی مدام

پھر سخاوت کو سمجھ فضل اله
غور کر اسمین جو رکھتا ہے نگاہ

تو نہ ہو ہرگز محب سود خوار
کیونکہ ہے وہ دشمنِ پروردگار

جسکو دین اللہ نے چیزین یہ چار
ہے وہ بے شک مومنِ پرہیزگار

جسنے ظاہر راز کو تیرے کیا
پر حذر رہنا ہی بس اُس سے بجا

جو کہ ہووے مانع عشر و زکات
یا ادا غفلت سے کرتا ہو صلوات

ایسے شخصوں سے مناسب ہے حذر
تا نہ پہونچے نار دوزخ سے ضرر

غصہ کھانیکا بیان

عمر کی لذت کی گر خواہش رہے
کر حذر ہر وقت خشم و قہر سے

خلق کی خو نا موافق ہو اگر
اپنی خو کو تو موافق اسکے کر

تکیہ دولت پر نکر ای نیکذات
یاد رکھ یہ ناصح مشفق کی بات

جب نہین ممکن قضا سے بھاگنا
راضی ہی ہونا قضا سے ہے بجا

گر نہ ہووے حاصل تجکو کوئی چیز
اسمین بھی خورسند ہو تو ای عزیز

هو موافق دوستو نسے تو مدام — تاکہ حاصل ہون ترے مطلب تمام

بیان جہان فانی

دیر فانی مین وہی ہے معتبر — ہو نہ جسکے دل کو کچھ خوف و خطر
ہونا ہے یہ جہان اے نیکنام — جو رہے ہے مہر سے کیا اسکو کام
جسنے غم مین کی ہے غمخواری تری — کر شریک اپنا اُسے شادی مین بھی
روز محنت مین ہو تو جسکا شریک — روز محنت مین ہو وہ تیرا شریک
جب عطا دولت کرے تجکو خدا — دوستو نسے بھی مدارا ہی بجا
جو کہ غم مین تیرے یار غمزدہ تھا — ہووے شادی مین بھی وہ ہمدم ترا

بیان معرفت اللہ

گر تو حاصل معرفت کو اے پسر — تاکہ پاوے اپنے خالق کی خبر
جو کہ خالق کا ہو عارف باصفا — وہ فنا مین دیکھے اپنی بقا
ہو نہین عارف نہین زندہ کبھی — قربتِ حق اسکو حاصل کب ہوئی
معرفت جس شخص کو حاصل نہو — کسطرح حاصل کرے مقصود کو
نفس کو اپنے جو پہچانے والا — حق تعالے کو تو جانے باعطا
ہے وہی عارف جو ہووے حق شناس — جو نہو عارف وہ ہووے ناسپاس
شغل مین عارف کے مہر و وفا — کام عارف کے ہون ساری باصفا
معرفت جس شخص کو بخشے خدا — غیر حق کے ہو نہ اُسکے دلمین جا
ہووے کیا عارف کو دنیا کا خیال — اسکو اپنا بھی نہین ہوتا خیال
ذات حق مین ہوتا ہے عارف فنا — گر نہو فانی تو عارف کب ہوا
رکھتا ہے عارف سدا مولی سے کام — اسکو کیا دنیا سے کیا عقبی سے کام
ہمت عارف تعلق باللہ ہے — کیونکہ عارف خود فنا فی اللہ ہی

بیان مذمت دنیا

دیجیے دنیا کی اب کس سے مثال — ہے یہ دنیا صورتِ خواب خیال

جس گھڑی بیدار ہو تو خواب سے
چیز کوئی بھی نہ حاصل ہوئے تجھے

ویسے ہی وہ شخص جو ناگہ ہوا
کچھ نہ ساتھا اپنے جہان سے لیگیا

خوبرو زن ہے جہانِ بے وفا
اپنے شوہر کو لبھاتی ہے سدا

مرد کو آغوش مین دیتی ہے جا
بحر سے لیکن ہے دل اسکا بھرا

خواب مین شوہر کو وہ پاتی ہے جب
کام کرتی ہے تمام اسکا وہ تب

چاہیے تجکو عزیز پرہنر
ایسی مکارہ سے رہنا پر حذر

بیان ورع

عمر کر پرہیزگاری مین بسر
چاہتا ہے گر کہ ہووے معتبر

شہر دین آباد کرتا ہے ورع
لیک کرتی ہے اسی ویران طمع

جسکو ہو پرہیزگاری کا خیال
اسکو ہو غیر خدا کا کیا خیال

ہو ورع سے اہل عالم رستگار
ہووے رسوا گر نہین پرہیزگار

ہو ورع سے گر کوئی آراستا
کرتا ہے ہر کام وہ بہرِ خدا

جسکو حق کی دوستی کی ہو طمع
شبہ کیا کاذب ہے گر ہو بے ورع

بیان تقوی

جانتا ہے دہر مین تقوی ہے کیا
ترک شبہات و حرام ای خوش لقا

جو کہ زائد ہو اگر ہووی حلال
جانینگے اہل ورع اسکو وبال

جب ورع ہو اور ہو علم و عمل
لیک ترے اخلاص کو پہونچے خلل

ناگہان سرزد جو ہو تجسے گناہ
توبہ کر اور مانگ خالق سے پناہ

جب گناہِ نقد سرزد ہو گیا
توبۂ نسیہ سے ہووی نفع کیا

کاہلی بھی ہے انابت مین خطا
اور امید زندگی بے وفا

بیان فوائد خدمت

گر سدا خدمت تو اے عالی نژاد
تا ہو تیرے زیرِ ران اسپ مراد

جو کوئی یان خدمتِ مردان کرے ۔۔۔ اُسکی خدمت گنبدِ گردان کرے

جو کہ خدمت کے لیئے باندھے کمر ۔۔۔ ہووے آفاتِ جہانی سے بے خطر

صالحون کی جو کوئی خدمت کرے ۔۔۔ حق اُسے دولت دے اور حرمت کرے

ہو گئے جو خدام پر جنت کے باب ۔۔۔ حشر کے دن بے عذاب و بے حساب

حشر مین خادم ہون اُنکو اگر شفیع ۔۔۔ ہووے جنت مین مقام اُنکا رفیع

ہووے خادم عاصی و مفلس اگر ۔۔۔ عابد ممسک سے ہے وہ خوب تر

دیتا ہے خادم کو حق ستعمان ۔۔۔ اجر و فرد صائمان و قائمان

بہر خدمت جو کوئی باندھے کمر ۔۔۔ پائے نخل معرفت سے وہ ثمر

جو کہ خادم ہے وہ پاتا ہے جنان ۔۔۔ اُسکو حاصل ہو ثوابِ غازیان

بیان صدقہ

تا امان دے تجکو قہر کردگار ۔۔۔ صدقہ دے ہر دم نہان و آشکار

صدقہ دے ہر بامداد و ہر پگاہ ۔۔۔ تا کہ خالق دے بلاؤن سے پناہ

خیر کی جس شخص کو عادت رہے ۔۔۔ بیشک و بے شبہ عمر اُسکی بڑہے

خلق پر نیکی کرے جو بیگمان ۔۔۔ خلق مین ہے بہترین مردمان

خلق کو جس سے ضرر پہونچا ذرا ۔۔۔ خلق مین اُس سے نہین انسان برا

جو نہین دیندار کب ہے رستگار ۔۔۔ عقل اُسکو کب ہے جو ہے نابکار

گر ہے مومن فکر تو کر ورع کی ۔۔۔ کہ غذر ہے قہر خدا سے ایمنی

بے ورع کب صاحب ایمان ہوا ۔۔۔ بے حیا کب صاحب احسان ہوا

جو ہے بے توفیق کیا توبہ کرے ۔۔۔ گر نہین تحقیق کیونکر حق ملے

بیان تعظیم مہمان

خاطر مہمان کو کر تو اختیار ۔۔۔ میہمانی ہے عطاے کردگار

اپنی روزی آپ لاوے میہمان ۔۔۔ اور لے جائے گناہِ میزبان

جو کوئی رزاق کے دشمن سی ہو
ای برادر رکھ تو مہمان کو عزیز
جو کوئی مہمان کی خاطر کرے
آمدِ مہمان سے جو ہووی ملول
جو کوئی یان خدمتِ مہمان کری
دیکھے جو مہمان کو چشم مہر سے
تو تکلف دور کر اے مہربان
اے پسر مہمان کی اعزاز کر
میہمانی ہے عطا ہاے کریم
تو گرہ مین زر نہ رکھ عارف جو ہو
دوسرے کا تو نہ مہمان ہو کبھی
لطف مہمان پر کرے جو صبح و شام
جو کوئی مہمان تیرے گھر مین ہو
اے پسر زائد ہو یا کہ ہووے کم
گر سگون کو نان دے بہرِ خدا
برہنہ کو کپڑے تو دیوے اگر
کپڑے پہنائے اگر تو عور کو
کام تجھسے نکلے گر محتاج کا
بخت و دولت جسکے ہوجاتی ہین یار
کھانا ہرگز اے پسر نانِ بخیل
نانِ ممسک ہووے باعث رنج کی
کب ہوئی نیکی خسیسو نسے بھلا
خیر کو اپنی طرف نسبت نہ کر

دور اُسکے میہمان مسکن سے ہو
چشمِ حق مین تا کہ تو بھی ہو عزیز
واسطے اسکے در جنت کھلے
اُس سے آزردہ ہوا محمدؐ رسول
آپ کو شائستہ یزدان کری
بہرہ پائے لطف سے اللہ کے
تا کہ مہمانی نہ ہو تجھکو گران
در کو تو کفار پر بھی بار کر
جو پھرے اُس سے وہ ہوجاوی لعیم
بند مہمان پر نہ کر دروازے کو
میہمان سے تو نہو پنہان کبھی
دہر مین بیشک وہ ہووی نیکنام
تجکو لازم ہے کہ تو دیوی کھانے کو
چاہیے درویش پر کرنا کرم
تا بہشتِ عدن مین ہو تیری جا
رحمتِ حق ہووی تیری جان پر
رخ ترا کونین مین پُر نور ہو
سر ترا شائستہ ہووی تاج کا
کرتا ہے نیکی نہان وہ آشکار
ہے بُری مہمانی خوانِ بخیل
ہوتی ہے وجہ صفا نانِ سخی
سقفِ ویران کو ستون کا کام کیا
نیک گر تو دیکھکر بد سے حذر

بیان علامت احمق

تین احمق کے نشان ہین لاکلام — یاد خالق سے رہے غافل مدام
ہووے زائد کوئی عادت مین سدا — کاہل ہووی عبادت مین سدا
اے پسر تو احمق و جاہل نہو — یاد خالق سے کبھی غافل نہو
یادِ حق مین جو کوئی غفلت کرے — احمقی سے راہ باطل مین رہے
گر نہ نافرمانیِ حکم خدا — تا عذاب نفسے ہو محشر مین رہا
تابع شیطان نہو تو اے پسر — اور احمق کو نصیحت تو نہ کر
حکمِ یزدان مین نہ ہرگز مار دم — آپ کو ہر ایک سے تو جان کم
اے پسر نامحرمون سے کر حذر — گر نہ تو مال یتیمان پر نظر
راز کو کہنا نہ ہمدم سے کبھی — کیسا ہمدم کہہ نہ [illegible] دلسے بھی
تاکہ ہو آزاد و مقبول اے عزیز — بے طمع ہو دہر مین گر ہے تمیز

بیان علامت فاسق

خصلتین ہین تین فاسق مین عیان — دلمین اُسکے شر بھرا ہو بیگمان
خلق کے آزار پر رکھے نظر — اور قدم رکھے نہ راہ راست پر

بیان علامت شقی

تین باتین ہون شقی مین لاکلام — احمقی سے وہ سدا کھائے حرام
بے طہارت ہو نہووی صبح خیز — ہووے اہل علم سے اسکو گریز
گر نہ ہرگز دوریِ اہل علوم — دور تجھسے تا رہے نار سموم
اہل عالم کی نہ کر ہرگز بدی — عیب ظاہر کر نہ انسان کا کبھی
پاک رہ تو اور پاکی پیشہ کر — اور عذاب گور سے اندیشہ کر

بیان علامت بخیل

تین ہین ظاہر بخیلو نکے نشان ‏— یاد رکھنا تجھسے کرتا ہون بیان
سائلون سے وہ سدا ترسان رہی ‏— بھوک کی شدت سے بھی لرزان رہی
رہ مین ملجائین جو خویش و آشنا ‏— جلد گذرے اُنسے کہکر مرحبا
کسکو اُسکے مال سے ہو فائدہ ‏— اُس سے حاصل ہووے کسکو فائدہ

بیان قساوت قلب

تین ہین پیدا انسان سخت دل ‏— جس سے ہووے سنگ و آہن بھی خجل
ایک کو کرنا ضعیفون پر جفا ‏— اور قناعت کا نہ کرنا دو سرا
پند و وعظ اسپر نہین کرتی اثر ‏— اُسکے دل پر کچھ نہووے کارگر
جان سے مردہ ہین یہ اہل جہان ‏— کب ہو کوئی ہمنشین مردگان

حاجت مانگنے کا بیان

مانگ حاجت اُس سے جو ہو خوبرو ‏— زشت رویونسے نہ ہرگز مانگ تو
کام مومن کو اگر تجھسے پڑے ‏— سعی کر اسمین جو تجھسے ہو سکے
حاجت اپنی مانگ تو سلطان سے ‏— تجکو کچھ حاصل نہو دربان سے
تو وفات دشمنان سے خوش نہو ‏— کان سے بھی سُن نہ ایسے ذکر کو

بیان کارہای نیک

گر قناعت اپنا پیشہ اے عزیز ‏— فقر سے کوئی نہین گر تلخ چیز
صبح کو اُٹھکر تو استغفار کر ‏— اپنی فرصت پر ہمیشہ رکھ نظر
ہمد مو نکی اپنے تو غیبت نہ کر ‏— غیر شیطان پر کبھی لعنت نہ کر
روز جب پیدا ہو آثار سحر ‏— توبہ کر اپنے گنہ سے اے پسر
جسکے دلمین ہو نہ خوف حق ذرا ‏— اُسکو ہر شے سے ڈراتا ہے خدا

رو نہ کر ہرگز عزیزو نکا سوال — تاکہ سن لیوے خدا تیرا سوال
عاریت کا ہی جو تیری پاس مال — پھوٹ جائی گر تو ہو رنج و ملال
عاریت کی چیز دیدے ای پسر — ساتھ اپنی کون لے جاتا ہی زر
دہر سے اسکے سوا حاصل نہین — کپڑا دس گز اور اک دو گز زمین
راہِ حق مین جو دیا وہ ہے ترا — ہے بلاے جان جو تجسے رہگیا
تھوڑے مین راضی جو خالق سے ہوا — اسکی حاجت کو خدا بر لائیگا
پل کی صورت ہے جہان بیوفا — جلد ہی اس سے گذرنا ہے بھلا
جو کہ کرتا ہے سرِ پل پر مقام — ہے وہ دیوانہ نہین اسمین کلام
مانگتا ہے کیا خدا سے تو غنا — مال و زر مومن کو ہے رنج و عنا
فقر درویشی ہو مومن کو شفا — اسمین حاصل ہووی مومن کو صفا
فی الحقیقت ہین عدو اولاد و زر — ظاہرا ہین نور آنکھون کے اگر
انما اولادکم کو یاد کر — تجسے چھٹ جائینگے یہ سب مال و زر
بود دنیا سے نہین مردو نکو سود — انکو کیا اندیشۂ نابود و بود
صدق سے جو دلکو صاف اپنی رکھی — کافی ہے اک خرقہ اک لقمہ اسے
جو کہ ہین بند زیادت مین مدام — وہ نہین اہل سعادت لا کلام
جان دیدیتے ہین جو مرد خدا — آسمان پر مارتے ہین پشت پا
رکھتا ہے جو کچھ رہِ حق مین وہ دی — تاکہ جو کچھ چاہیے تجکو ملے

بیان نتیجہ سخاوت

تو سخاوت مین اگر کوشش کرے — بعد شدت تجکو آسایش ملے
تو ہو مشغول سخاوت ہر گھڑی — دوزخی ہوتا نہین مرد سخی
ہو سخی کے چہرے مین نور و صفا — ہو وہ جنت مین قرین مصطفٰے
حق نے لکھا ہے در فردوس پر — اسخیا کی یہ جگہ ہے سربسر
ہو جہنم سے سخی کو کام کیا — قعر دوزخ مین بخیلو نکی ہے جا

گر اہل بخل سب تلبیس ہین وہ سقر مین ہمدم ابلیس ہین
ہو نہ ممسک کا گذر سوی بہشت بلکہ اسکو پہونچی کب بوی بہشت
گوش دل سے سن سقر جسکا ہی نام اہل کبر و بخل کا ہووے مقام
تو سخاوت مین سدا مشہور رہو بخل سے اور کبر سے تو دور رہو
ہو سخی اور تو تواضع پیشہ کر تاکہ ہووے دل ترا تابندہ تر

بیان کارہای شیطانی

خصلتین ہین چار شیطانی یہان جو کہ رحمانی ہو اُس پر ہو عیان
ایک ہے آجانی زاید چھینک اگر فعل شیطانی ہے بیشک ای پسر
خون منی عشوہ شیطان سے ہے کیونکہ شیطان دشمن انسان سے ہی
قی ہو اور انگڑائی ہے شیطان کا کام بے خطر اُس سے نہ رہنا تو مدام

بیان علامات منافق

جو منافق ہین تو اُنسے دور رہ کیونکہ اُنکی ہے جہنم مین جگہ
تین ہوتے ہین منافق کے نشان جو کہ مشہوری کی باعث ہین بیان
جو کہ ہو بیان سخن وعدہ خلاف ہو وے جسکے قول مین لاف و گزاف
مومنون کی وہ اطاعت کم کرے ور امانت مین خیانت وہ کرے
کب منافق سے ہوا وعدہ وفا کب ہی اُسکے چہرے مین نور و صفا
جو منافق ہو نہووے وہ امین یارب اُس سی پاک ہووے یہ زمین
تو منافق سے سدا پرہیز کر تیغ اُسکے قتل پر تو تیز کر
گر منافق کے کوئی ہمراہ ہو کیا عجب جا اُسکی قعر چاہ ہو

بیان علامت متقی

تین ظاہر ہین نشانِ متقی
کب شقی سے اسکو ہی نسبت کوئی

اے پسر تو یارِ یارِ بد نہ ہو
تا کہ تو مشغول کارِ بد نہ ہو

جھوٹی باتین متقی کرتا نہین
راہ باطل مین قدم دھرتا نہین

وہ حلالِ و پاک سے رکھتا ہی کام
کب وہ ہووی قیدی دام حرام

بیان علامت اہل جنت

خصلتین یہ تین ہون جسمین عیان
اسکو حاصل ہووی جنت بیگمان

شکر نعمت کر بلا مین صبر کر
تا کہ روشن ہو ترا دل ای پسر

جو کہ استغفار پر رکھے نگاہ
نارِ دوزخ سے اسے حق دی پناہ

جو کوئی اللہ سے اپنے ڈرے
اور گناہون سے سدا توبہ کرے

دمبدم جو کوئی کرتا ہو گناہ
نارِ دوزخ سے نپائیگا پناہ

ہر گھڑی ہر لحظہ استغفار کر
مفسدون سے اور بدون سے کر حذر

خیر اپنے ہاتھ سے کر اے پسر
خیر کو تو وقف کر درویش پر

تو جو خود دے اک درم ہی فائدہ
بعد تیرے سو بھی دین تو نفع کیا

دیدیا ہو تو نے جو کچھ پھر نہ لے
گو کہ تو ہو جاوے عاجز بھوک سے

یہ وہ صورت ہے کہ کوئی قے کرے
پھر کرے قصد اسکے کھانیکے لیے

چیز کوئی گر پسر کو دے پدر
بچگان نازان و خندان ہو پسر

مال و زر سے خوش نہو تو اک ذرا
پھیر کر تو پھیر نہ لے جو دیدیا

اُن چیزون کا بیان جنسے دنیا مین خوش ہونا نہین چاہیئے

شادی دنیا نہین ہے غم سے کم
فائدہ اسکا نہین ماتم سے کم

تھی لا تفرح مین کچھ تو غور کر
جا ہے شادی کب ہے دنیا اے پسر

دوست کب حق شادمانی کو رکھے
بات یہ مینے سنی اُستاد سے

محنت و غم کا تو خوگر ہو مدام
سوی دنجو پھیر دل اے نیکنام

گر خوشی ہو فضل حق سے ہی بجا
ورنہ دنیا کی خوشی کی اصل کیا

ہی خوشی بندون کی یہ رنج والم
جو فرح ڈھونڈھی ہی اُسکا یار غم

فکر اپنی سب کو ہووی ای پسر
کس لئے پیدا ہوا ہے فکر کر

نسبت سے تجکو کیا خالق نے ہست
تا کہ تو عالم مین ہووی حق پرست

عمر بھر تو بندہ معبود رہ
باسخا و باحیا و جود رہ

نصیحت نتیجہ دین و دنیویکا بیان

صبح کو ہرگز نہ سو تو اے پسر
نفس کو تو کر نہ بد خواہ پسر

سو نہ ہرگز اے پسر تو وقت شام
کیونکہ ہے اسوقت کا سونا حرام

دھیان کر قول حکیمان پر ذرا
دھوپ اور سایہ مین سونا ہی برا

ای پسر تنہا نہ ہرگز کر سفر
کیونکہ اسمین تجکو ہو خوف و خطر

ہاتھ تو ہرگز نہ اپنے منہ پہ مار
عالمون سے بات یہ ہے یادگار

دیکھ تو ہرگز نہ شب کو آئینا
دن کو گر دیکھے نہین اسمین خطا

گھر اکیلا جو ہو اور تاریک ہو
چاہیے ہمدم کوئی نزدیک ہو

ہاتھ ٹھوڑی پر نہ مار اگر سدا
صاحب علم اسکو کہتے ہین برا

چار پایون کی اگر دیکھے قطار
درمیان اُسکے نہ جا تو زینہار

کر سدا درگاہِ خالق مین دعا
تا بڑھائے آبرو تیری خدا

تا کہ پائے عمر عالم مین سوا
بے ریائی سے تو نیکی کر سدا

تا نہ روزی تیری کم ہو ای پسر
کر ہمیشہ تو گناہون سے حذر

جو کہ باندھے فسق و عصیان پر کمر
رزق مین ہو اُسکے نقصان و ضرر

رزق کم کر دیوے گفتار دروغ
بات مین کذاب کو کب ہو فروغ

خواب زائد ہووے فاقہ کا سبب
نیند کم کر کر تو بیداری طلب

آپ کو جو خواب مین عریان کرے
وہ خود اپنے رزق کا نقصان کرے

بول جو عریان کری ہو وی فقیر — اور ہو وی ناتوان و زار و پیر
ہے جنابت مین تیرا کھانا طعام — کام یہ کب ہے پسند خاص و عام
نان پاری پانو نیچے نڈال — حق سے نعمت کا جو کرتا ہی سوال
گھر کو جھاڑو دیو نہ شب کو ای پسر — خاک رو یہ بھی نرکھ تو زیر سر
باپ مان کو گر پکاری لیکے نام — نعمت حق تجھپر ہو جاوے حرام
گر نہ تو ہر چوب سے ہر گز خلال — تا نہ پڑ جاوے کہین تجپر وبال
پاک ہاتھون کو نہ کر تو خاک سے — ڈھونڈھ پانی ہاتھ دھونیکیلیے
بیٹھ چوکھٹ پر نہ ہر گز دھیان کر — رزق گھٹ جاتا ہے اسمین سر بسر
پہلوے در پر کبھی تکیہ نہ کر — اے پسر کر ایسی خصلت سے حذر
جسم پر اپنے کبھی کپڑا نہ سی — سیکھ ادب تو تا کہ ہووے آدمی
پونچھ دامن سے نہ اپنا منھ کبھی — رزق گھٹ جائیگا تیرا اس سے بھی
سیر کو بازار کی جایا نہ کر — جب نہ آئے فائدہ اسمین نظر
منھ سے اپنے گل نکر ہر گز چراغ — تا دھوان سے پر ہو تیرا دماغ
اپنی داڑھی کو کسی دن ای پسر — غیر کے شانہ سے تو کنگھی نہ کر
نان پاری سے فقیرونسے نبول — فقر پارے لے فقیرونسے نہ بول
دور کر مسکن سے تار عنکبوت — کیونکہ وہ ہے باعث نقصان توت
خرچ کر اندازسے اے بےخبر — اپنے زخم خشک کو تازہ نہ کر
دست رس گر ہو تو پھر تنگی نکر — تا نہ قہر حق ہو تیری جان پر

بیان فائدۂ صبر

صابرون مین تا کہ ہو تیرا شمار — سختیون مین غم نکر گر ہون ہزار
تو اگر ہو آفتون مین تہ مشترہ — آپ کو پھر صابرون مین گن نہ تو
تو بلاؤن پہ اگر صابر نہین — پیش اہل صدق تو شاکر نہین
صبر کر ہر گز شکایت تو نہ کر — تو نہو ناشاکی خداکا اے پسر

تجکو درویشی نصیب ہے گر ترا — تجکو اہل فقر سے ہو ربط گیا
گر کرے تو کام حسب حکم رب — ہو وے حرمت تیری خدمت کے سبب
بندہ خدمت سے اگر عقبیٰ کو پائے — لیک حرمت کے سبب مولا کو پائے
خدمتی حرمت تو ہے آرام دل — ہو وے مقبل خدمتو نسے آب و گل
گر نہون افعال تیرے بر خلاف — صبر پر اپنے تجھے زیبا ہے لاف
تجکو گر ہو وے خوشی کا انتظار — آفتون مین صبر کو کر اختیار

بیان تجرید و تفرید

جسکو حاصل ہو صفائے تجرید کی — ہوتا ہے شامل وہ اہل دید کی
ترک دعوا کا ہے تجرید اے پسر — ہے یہی معنی تفرید اے پسر
ترک شہوت اصل ہے تجرید کی — قطع شہوت بلکہ ہے یکبارگی
ایکبارگی دے جو شہوت کو طلاق — کیا عجب تفرید مین ہو جائے طاق
یاد کر ہرگز نہ غیر اللہ کو — تجکو تا تجرید کی امید ہو
اعتماد اللہ پہ جب ہو بیگمان — ہو وے مطلق انگھڑی تفرید جان
پھر عقبیٰ پشت پا دنیا پہ مار — اور لباس فاخرہ تن سے اتار
ہو سعادت سے جو حاصل یہ مقام — صاحب تجرید ہو وے لاکلام
ہاتھ جب دنیا سے دھوئے پھر حق — تب ملے تفرید سے تجکو سبق
ہو مجرد تو اگر تو مرد ہو — تا ملے ہر سر پہ جا تو گرد ہی
محو کبر و عجب و خود رائی نہو — قدر اپنی جان ہر جائی نہو
گو رہ انگشت سے رکھے جو کام — وہ دھوان سے ہو سیہ والا کلام
اور جو عطار کے بیٹھے قریب — تر دماغ اسکا ہو لڑ جائے نصیب
ہمدمی صالح کی کر منظور تو — رند اور قلاش سے رہ دور تو
گر نہ ہرگز اسے پسر ظالم سے میل — یاد رکھ ورنہ بگڑ جائیگا کھیل
ہے یہ لازم ظالمون سے کر گریز — تا جلا دیوے نہ تجکو نار تیز

صحبتِ ظالم برنگِ نار ہے — کیونکہ سرکش تند خلق آزار ہے
صحبتِ صالح سے تو شیدا رہو — صحبتِ فاسق سے تو بدکار ہو
جو کوئی ہو صالح و عابد کا یار — وہ حریمِ خاص حق میں پائے بار
وہ نہ ہرگز دور راہِ شرع سے — اصل حاصل ہووے تجکو شرع سے
گر شریعت سے رکھے باہر قدم — تو ضلالت میں پھنسے بے کیف و کم
رہرو راہِ ضلالت جو ہوا — جہل سے محو بطالت جو ہوا
حق طلب کر کار بد سے دور رہو — اور سخاوت میں سدا مشہور رہو
جو نہیں چلتا ہے راہِ راست پر — حشر میں اسکی جگہ ہووے سقر
راہِ شیطان میں نہ رکھ تو گام تو — تاکہ عالم میں نہ تو بدنام ہو
سالک راہِ حقیقت کو مدام — قہر سے مالک کے ڈر ہر صبح و شام
بر خلاف نفس کر کام ای پسر — تا جہنم میں نہ ہو تیرا گذر

بیان بخشش الٰہی

چار چیزیں ہیں کرامتہاے حق — جسمیں ہووین مجتمع وہ پائے حق
ایک تو وہ ہر کہ ہووے راست گو — اور سخی ہے اسکو ہر تازہ رو بھی ہو
اور وہ رکھے امانت کا خیال — اور نہو اُسکو خیانت کا خیال
حق عطا جسکو کرے چیزیں یہ چار — بس وہی ہے مومن و پرہیزگار

جو شخص دوستی کے قابل نہیں اسکا بیان

یار بد ہووے زبانکار ای پسر — دوستی کی تو طمع اُس سے نہ کر
جو کہ ظاہر کرتا ہے تیری بدی — یار تو اُسکو نہ جان اپنا کبھی
دوستی تو بادہ خوار و بنگی نہ کر — کر ہمیشہ ایسے شخصوں سے حذر
اور وہ منعم نہ دیوے جو زکات — اُس سے کر پرہیز سُن لے میری بات

سود جو مانگے تو اس سے کر حذر
پانون پر تیرے رکھے وہ فرق اگر

اے پسر کر سود خوار ونسے حذر
انکا دشمن ہو خدا اے دادگر

جو کوئی انسان سے لیوے ربا
شان مین اسکی نہ کہہ تو مرحبا

بیان غمخواری مردم

گر تو غمخواری ہمیار اے پسر
کیونکہ یہ ہے سنت خیر البشر

ہو سکے تو پیاسے کو سیراب کر
مجلسو نمین خدمت اصحاب کر

کر یتیمون کی بھی غمخواری سدا
تا تری عزت کرے تیرا خدا

جب کہ روتا ہے یتیم اے مہربان
عرش کو ہوتا ہے لرزا ناگہان

جو یتیمون کو رلاتا ہے یہان
مالک اسکو بھونیگا دوزخ مین فلان

جو ہنساتا ہے یتیم خستہ کو
اسکا مسکن عدن مین پیوستہ ہو

راز تیرا جو کوئی ظاہر کرے
تجکو لازم ہے کہ دور اس سے رہے

رکھ جوانی مین تو پیرون کو عزیز
تو بھی چشم خلق مین تا ہو عزیز

گر ضعیفون سے مدارا تو مدام
اس جہان مین اولیا کا ہے یہ کام

تو اگر ہو سیر تو روٹی نہ کھا
تا نہو وے تن مین مردہ دل ترا

حاسد کم بخت کو راحت ہو کیا
کاذب بدبخت مین ہو کب وفا

جان دشمن تو منافق کو سدا
تو ہو دشمن اسکا اسکے فعل کا

رہ ہمیشہ طالب قوت حلال
صاف تیرا دین ہو تو مثل زلال

جو کہ ہو وے طالب قوت حرام
تن مین اسکے مردہ دل ہو لا کلام

بیان صلۂ رحم

لے خبر خویش و اقارب کی سدا
عمر تیری اس سے ہو جاوے سدا

بدہے مین تیرے اقربا گر بیگمان
چنیر قطع رحم سے بدتر کہان

اپنے خویشون سے جو بیگانہ رہا
ہو بدی مین نام افسانہ ترا

بیان فطرت

کیا ہے مردی کچھ بھی ہی تجکو خبر
خوف حق سی دلمین ڈرنا ای پسر

جو کرے قبل گنہ توبہ سدا
اسکی طاعت معصیت سی ہو جدا

نیکمردون کا کرے جو کوئی کام
اور ضعیفونپر کرے احسان مدام

اور جو کوئی کہ ہو مرد خدا
وہ سخی ہو تنگدستی مین سدا

صحبتِ مردان مین رہ تو ای پسر
تا تجھے فضلِ خدا آئے نظر

جسمین مردانِ خدا کا ہو نشان
عیب دشمن کب کہے اُسکی زبان

مرد کب چاہے کہ ہو دشمن ہلاک
ہو غم دشمن سے بھی اندوہناک

مرد کب انصاف کا طالب ہوا
گر ہوا وہ مورد ظلم و جفا

جو کہ رکھے راہ مردان مین قدم
ہو مرادِ نفس کا اُسکو نہ غم

اے پسر پہلے تو کر ترک مراد
ایمنی کی راہ لے پھر ہو کے شاد

بیان فقر

فقر کیا ہے گر نہین تجکو خبر
مین بیان کرتا ہون تجسے ای پسر

بے نوا گر کوئی ہووے خلق مین
منعمی دکھلاوے اپنی خلق مین

گرسنہ ہو اور بھرے سیری کا دم
اپنے دشمن پر کرے لطف و کرم

جو کہ ہو زار و نحیف و ناتوان
وقت پر طاعت مین ہو شیر ژیان

خون سے دل پر رکھے اور دست تہی
لاغری مین بھی دکھائے فر بھی

سایۂ درویش کو کر اختیار
تا نگہ رکھے تجھے پروردگار

ہمنشینی کر فقیرون کی مدام
تا کہ حاصل ہووے جنت لاکلام

غفلت سے چوکنے کا بیان

انتون مین یاد کر خالق کو بس
کون ہے غیر از خدا فریاد رس

اپنے خالق سے کبھی غافل نہو
سالکِ راہ بد و باطل نہو

ہو نہ خندان ہے یہ رونے کی جگہ
چشم عبرت وا کر اور خاموش رہ

حرص سے تو مور کی صورت سدا — یاد رکھ تو ہر طرف ہرگز نہ جا
جب کہ تو لڑکا نہیں بازی نہ کر — ساتھ شیطان کے تو انبازی نہ کر
نفس کو طاقت نہ دے باری سے تو — گر نہ ضائع عمر بدکاری سے تو
جائے تہمت میں کبھی اصلا نہ جا — راہِ حق میں مشکل نا بنیا نہ جا
ہو نہ ایمن جو عدو رکھتا ہے تو — زیرِ سقفِ بے ستون ساکن نہ ہو
اے پسر کر ترک راہِ فسق کو — دہر میں تو مسخرۂ شیطان نہ ہو
ہے سفر درپیش کے کچھ زادِ راہ — عمر کو تو جان برباد و تباہ
ہو نہ ہرگز طوق و غل سے بےخطر — نفس بد کو پاؤں سے برباد کر
آگ سے ڈر ساز گاری پیشہ کر — اور عذاب و قہر سے اندیشہ کر
سب کا جب ہوگا سفر پر سے گذر — جائے شادی کب ہے دنیا اے پسر
آگ ہے رکھی ہوئی آگے ترے — کچھ نہیں ہے خوف تجکو آگ سے
راہ میں عقبے سر پہ ہے بارِ گران — بار تیرا غیر سے اُٹھے کہان
ایک دن آئے گا روزِ رستخیز — تجکو خالق سے نہیں ممکن گریز
اے پسر راہِ شریعت پر تو چل — جلد زندان ہوا ہے تو نکل تو
تابعِ فرمانِ حق تو ہو سدا — تا کہ پائے جنتِ رضوان میں جا
گر نہ نافرمانی حکمِ خدا — تا عذابون سے ہو محشر میں رہا
تا بہشتِ عدن میں پائے تو جا — لطفِ خلق اللہ پر کر بے ریا
تا کہ ہو مسکن ترا دار السلام — تو فقیرون کو کھلا یا کر طعام
شاد رکھے جو سدا دلخستہ کو — عدن میں تیری جگہ پیوستہ ہو
یہ نصیحت جو کوئی لائے بجا — دے اُسے کونین میں راحت خدا
یا خدا تو ہم سبھوں پر رحم کر — بخشدے سب کے گنہ تو سر بسر
ہم گنہگار اور ہیں عاجز سدا — رحم کر تو ہم سبھون پر یا خدائے
دور رکھ یا پاس تو اپنے بلا — ہم ہیں راضی حکم سے تیرے سدا

رحمتِ اللہ سے دل خوش رہے	جو کوئی اِن ہندوں کو دلسے پڑھے

تاریخ ترجمہ من مترجم

پند نامہ حضرتِ عطار کا وصیان آیا یک بیک تاریخ کا	ترجمہ نساخ جو مین نے کیا خوب زیبا ترجمہ دل نے کہا

وله قطعۂ دیگر

چو پند نامۂ عطار ترجمہ کردم من از سروش چو تاریخ ترجمہ جستم	کہ شد زدیدن آن صاحب نظر خرسند جواب داد زہے بینظیر و زیبا پند

خاتمہ من مترجم

پس از حمد و ثنائے آفریدگار و نعت سید مختار صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم و مناقب آل اطہار و اصحاب کبار مخفی و محتجب مبادکہ خوشہ چین خرمن ارباب سخن و کاسہ لیس معنی آفرینان نادرہ فن عبد الغفور متخلص بہ نساخ از غایت بی بضاعتی زانوی ادب بحضور صدر نشینان ادب آموز تہ کردہ در بدو مشق سخن پند نامۂ حضرت فرید الدین عطار قدس سرہ را بجو صلہ حصول شرف انتساب بحضرت مصنف و برای تعلیم و تربیت جگر گوشگان ابو الفضل محمد عبد الرحمن و ابو الخیر محمد عبد السبحان اعطاہما اللہ علما نافعا و عمرا دائما کہ خلف حضرت ناسخ الاعظم جناب مولوی عبد اللطیف خان بہادر ڈپٹی مجسٹریٹ و ڈپٹی کلکٹر ضلع ۲۴ پرگنہ و ممبر لیجس لیٹو کونسل گورنمنٹ بنگالہ و ممبر بورڈ کمشنران انکم ٹکس شہر و حوالی شہر کلکتہ و ممبر سنٹ و ممبر بورڈ اگزامینر می باشند بہ اردو زبان منظوم ساختہ چشمۂ فیض نام نہاد از انجا کہ ازین اردو ہای طبع افسردہ و فرزندان ناز پروردہ با ہمہ کج مج زبانی و بو العجبی سیر آبادہ آن

نظارگیان منجو استمند بصد التجا بہ صحت آباد چاپ ازان خراش گرفتند مامول آنست کہ نظارگیان از سہو و نسیان درگذارند و منت بر جانم نہند

تمت

قطعہ تاریخ طبع از مورخ کامل منشی بھگوان دیال صاحب عاقل ایجنٹ

بصد حسن صفا گردید شایع	بلا ریب است زیبجو چشمۂ فیض
بسال ہجریش از کلک عاقل	منقش شد چہ نیکو چشمۂ فیض

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ کہ ترجمۂ پندنامہ عطار مسمی بہ چشمۂ فیض کہ اسم با مسمی ہے مطبع نامی منشی نولکشور صاحب سی آئی ای واقع کانپور مین بسر پرستی ذی المجد والمحاسن معلی القاب عالیجناب رائے بہادر منشی پراگ نراین صاحب مالک مطبع دام اقبالہ
باہتمام منشی بھگوان دیال صاحب عاقل ایجنٹ
بماہ جنوری سنہ ۱۹۱۴ پانچوین مرتبہ زیور
طبع سے آراستہ و پیراستہ
ہوا

۴/

فتوح الغیب۔ سبحان اللہ کیا عمدہ کتاب ہے جسکا ہر ایک مضمون گوہر نایاب ہے تالیف حضرت قطب الاقطاب محبوب سبحانی غوث اعظم شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی قدس سرہ۔

حکایات دلپسند۔ یہ کتاب سراپا اندرز و نصائح سے بھری ہے مصنفہ مولوی محمد مہدی خان تخلص واصف۔

رسالہ حق نما۔ در مذاق تصوف مصنفہ محمد دارا شکوہ صاحب۔

مجموعہ نکات فقر۔ مصنفہ سید مظہر علی شامل چہار کتاب۔

(۱) مثنوی مولوی مظہری علی الھادی۔ (۲) ترجیع بند (۳) مناظرہ خورشید شبنم (۴) قصیدہ در مدح علی مرتضیٰ۔

گلستان محشی خورد۔ از حضرت مصلح الدین سعدی شیرازی علیہ الرحمۃ۔

ایضاً۔ متوسط قلم محشی۔

ایضاً۔ مع فرہنگ وٹیل رنگین۔

ایضاً۔ چوٹ قلم جلی۔

ایضاً۔ مترجم۔ ترجمہ اردو لفظ بلفظ

شرح گلستان۔ نادر شرح از ملا محمد اکرام ملتانی

ایضاً۔ مسمی بہ خیابان شارح حضرت سراج الدین علیخان آرزو تخلص۔

مثنوی شیخ بہلول۔ حکایات اندرز آمیز

تضمین گلستان سعدی۔ مصنفہ منشی ہرگوپال صاحب تفتہ۔

گلستان حکیم قاآنی۔ بجواب گلستان سعدی اسی طرز و روش کی مصنفہ حکیم قاآنی المعروف بمیرزا حبیب شیرازی۔

خارستان محشی۔ کمیاب کتاب نظم و نثر میں ہم پہلوی گلستان ہے سود ہاب مین ملا مجدالدین صاحب خوانی۔

اسرار الاولیا۔ اسمین بائیس فصلین ہین ہر فصل مین اتحاد و اقسام رموزات اہل اللہ کا ذکر ہے از حضرت شیخ فرالدین صاحب شکر گنج۔

اخلاق محمدی۔ فضائل علوم وغیرہ کا ذکر ہے چالیس باب مین مصنفہ مولوی محمد علی یزدی

مصباح الہدایت ترجمہ عوارف مشتمل بر ذکر مبانی و اصول طریقت اہل تصوف مترجمہ حضرت محمود الکاشانی۔

مصباح التہذیب۔ باسم تاریخی حکایات و نصائح مصنفہ شیخ کمال الدین صاحب۔

رسالہ ہدایت المومنین الی سلسلۃ الصالحین نادر کتاب مصنفہ ابوالخیر مولوی معین الدین مشہدی۔

صد پند سودمند لقمان حکیم مع چہار رسائل

فہرست کتب

جلی قلم نہایت خوشخط۔

۱۔ رسالہ سعادت نامہ ۲۔ رسالہ خواجہ عبید اللہ الضاری ۳۔ رسالہ تحفۃ الملوک ۴۔ رسالہ منہارج العارفین۔

مطالب رشیدی۔ رموزات فقر و تصوف از شاہ راب علی کاکوروی۔

سرور العباد۔ شرح قصیدہ بانت سعاد مصنفہ مولوی عبد الحافظ محمد نذیر۔

پند نامہ عطار۔ نصایح رموزات تصوف مصنفہ حضرت شیخ فرالدین صاحب عطار۔

کیمیای سعادت۔ جو جامع شریعت و حقیقت ہے مصنفہ امام محمد غزالی رحمہ اللہ۔

اخلاق جلالی محشی مصنفہ ملا جلال الدین دوانی

اخلاق محسنی۔ درسی ہند اول از ملا حسین واعظ کاشفی۔

گلشن اسرار۔ رموز تصوف کا بیان مصنفہ مولوی انور علی۔

می باید شنید۔ لب لباب اندرز و نصایح حکیمانہ مصنفہ مولوی رفعت علی المتخلص بہ رفعت

گنجینہ عرفان۔ بعنوان مذاق اہل تصوف مصنفہ حضرت شیخ فرالدین عطار وغیرہ عرفا

رسالہ غوثیہ مسمی بہ نشاط العشق از ارشادات حضرت غوث اعظم رحمہ اللہ۔

بوستان محشی جلی قلم مانند اوسط قلم قطعیہ کمال خوشخط مصنفہ حضرت شیخ سعدی رحمہ اللہ

ایضاً۔ دو مصرعہ جلی قلم خوشخط۔

ایضاً۔ قلم اوسط۔

ایضاً۔ سہ مصرعہ متن و حاشیہ مین۔

ایضاً۔ مترجم ترجمہ نظم اردو بموزن شعر بشعر ترجمہ از نتیجہ طبع منشی گوبند پرشاد متخلص بہ فضا

مکتوبات امام ربانی۔ تین جلدین مع رسالہ رد روافض و رسالہ مصطلحات حضرات صوفیہ اسمین مکاتیب و ارشادات حضرت مجدد الف ثانی ہین

اول جلد مین ایکسو تیرہ ۱۱۳ مکتوب ہین جمع کردہ شاہ یار محمد صاحب ارشاد حضرت۔

۲۔ جلد تالیف شاہ عبد الحق۔

۳۔ جلد تالیف شاہ محمد نعمان۔ مع جلد رسالہ رد روافض و جلد رسالہ مصطلحات صوفیہ

انفاس الاکابر و انوار الضمائر۔ در رسالہ معرفت و عرفان مین مصنف مولوی محمد نعیم اللہ۔

مثنوی بو علی شاہ قلندر۔ عارف و مضمون از شاہ بو علی قلندر۔

مثنوی مولوی روم نہایت خوشخط چار جلد ہر شش دفتر منثور از نتیجہ طبع عرفانی حضرت مولانا جلال الدین رومی بالحاق دفتر ہفتم۔